عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۷ | ۲۹ رجب تا ۵ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اپریل ۲۰۱۸ء | شمارہ: ۱۵

جدید سائنس اسلام کی خادمہ

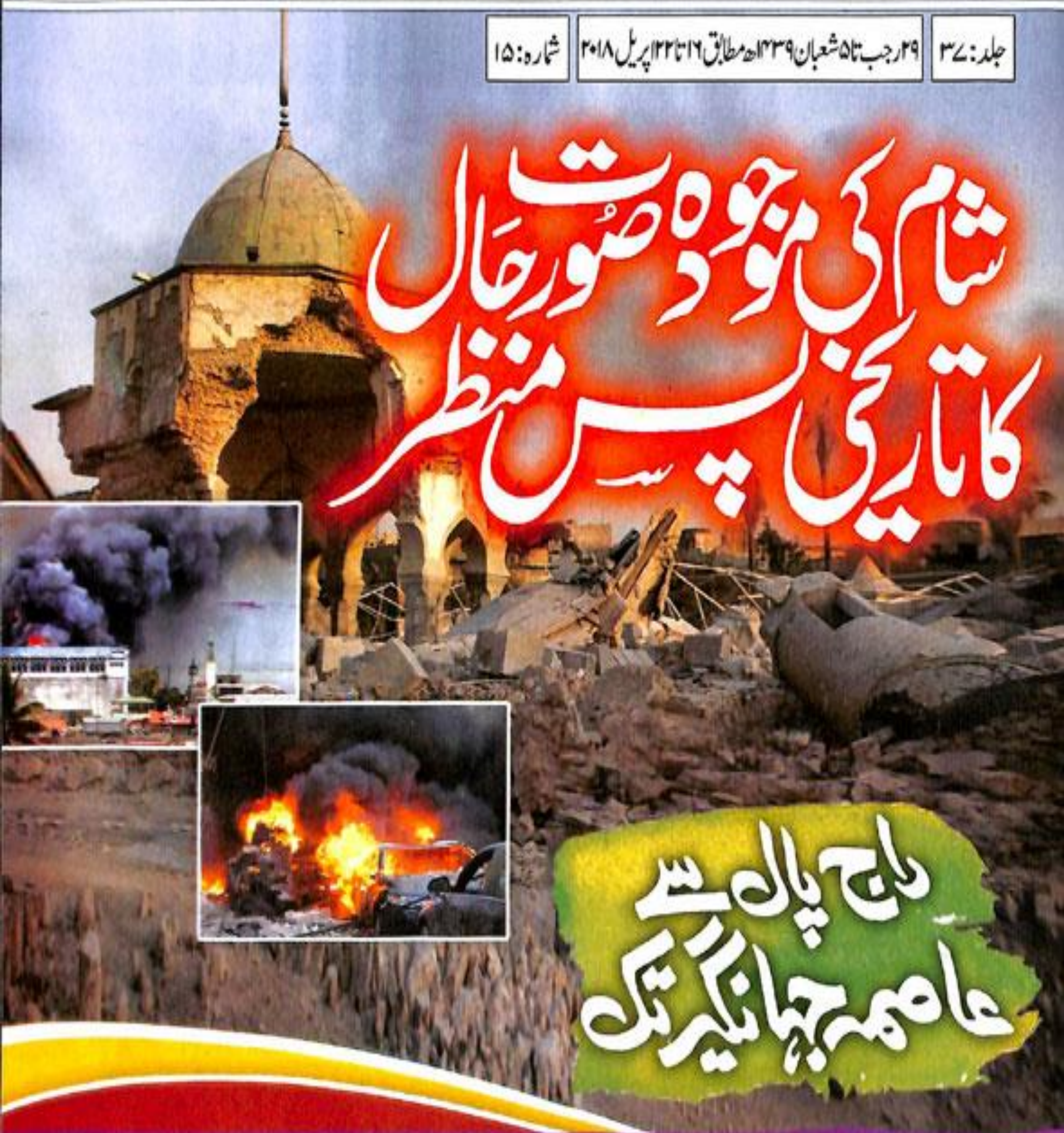

شام کی موجودہ صورتحال کا تاریخی پس منظر

راج پال سے عاصمہ جہانگیر تک

حجِ بدل کہاں سے کرایا جائے؟

س:...... ہماری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے، ان کے ذمہ حج فرض نہیں تھا لیکن ان کی شدید خواہش تھی کہ وہ حج کے لئے جائیں؟ اب آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ ہم اگر اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے حج بدل کروائیں تو کسی شخص کو یہاں پاکستان سے حج بدل کے لئے بھیجنا ضروری ہے یا سعودیہ میں موجود کسی شخص کے ذریعہ بھی حج بدل کرایا جاسکتا ہے؟

ج:...... آپ کی والدہ کے ذمہ چونکہ حج فرض نہیں تھا، اس لئے اُن کی طرف سے جو حج کیا جائے گا وہ نفلی حج ہوگا۔ اس لئے آپ اگر ان کی طرف سے حج بدل کروانا چاہتے ہیں تو شرعاً آپ کو اجازت ہے کہ یہاں پاکستان سے ہی کسی کو بھیجیں یا سعودیہ سے کوئی ان کی طرف سے حج بدل کردے۔ ان کو ان شاء اللہ! نفلی حج کا اجر وثواب پہنچ جائے گا۔ ہاں اگر اُن کے ذمہ حج فرض ہوتا اور وہ وصیت بھی کرجاتیں تو پھر یہاں پاکستان سے ہی حج بدل کے لئے بھیجنا ضروری ہوتا۔

حجِ بدل کے لئے کسے بھیجا جائے؟

س:...... کیا حج بدل کے لئے اس شخص کو بھیجنا ضروری ہے، جس نے پہلے اپنا فرض حج کیا ہوا ہو؟ اگر کسی نئے آدمی کو بھیجا جائے تو کیا حکم ہے؟

ج:...... جی ہاں! حج بدل کے لئے ایسے شخص کو بھیجنا چاہئے جو اپنا فرض حج ادا کرچکا ہو۔ کسی ایسے شخص کو حج بدل کے لئے بھیجنا جس نے اپنا حج نہ کیا ہو، مکروہ تحریمی ہے۔

دَم اور تعویذ کی حقیقت

س:...... تعویذ، دم، رقیہ، تمیمہ کے بارے میں وضاحت فرما دیں۔ بعض روایات میں اس سے منع کیا گیا ہے اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی گنجائش ہے۔ علماء کرام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

ج:...... احادیث دونوں طرح کی ہیں۔ بعض سے جواز اور بعض سے عدم جواز معلوم ہوتا ہے۔ فقہاء کرام نے اس کی وضاحت یوں کی ہے کہ ایسے تعویذات اور دم جو قرآنی آیات اور ادعیہ ماثورہ یا ایسے کلمات کے ذریعے کئے جائیں کہ جن سے کوئی کفر وشرک لازم نہ آتا ہو اور شرک کا وہم بھی نہ ہوتا ہو تو شرعاً درست ہوں گے اور جن کلمات سے شرک کے معنی نکلتے ہوں یا شرک کا وہم ہوتا ہو ان کا استعمال ناجائز ہوگا، بلکہ فقہائے کرام نے تو ایسے دم اور تعویذات سے بھی منع کیا ہے کہ جن کے معنی معلوم نہ ہوں۔

فتاوی شامی میں ہے:

”قالوا انما تکرہ العوذۃ اذا کانت بغیر لسان العرب ولا یدری ماھو لعلہ یدخلہ کفرا و غیر ذلک“

واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوت
لندن

مجلس ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۷ ۲۹ رجب المرجب تا ۵ شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اپریل ۲۰۱۸ء شمارہ:۱۵

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

عالم اسلام کیوں لہولہان ہے؟	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
شام کی موجودہ صورت حال کا تاریخی پس منظر	۷	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
علماء کونشن گجرات میں مولانا اللہ وسایا کا خطاب (۲)	۹	ادارہ
ختم نبوت کانفرنس لاہور کا انعقاد	۱۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
جدید سائنس اسلام کی خادمہ	۱۷	مولانا عمر فاروق لوہاروی
راجپال سے عاصمہ جہانگیر تک	۲۰	عبدالہادی احمد
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی اسفار	۲۳	ادارہ

زر تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بنیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

تسبیح، تحمید، استغفار اور درود شریف

حدیث قدسی ۱۷: حضرت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن سخت گرمی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اہل زمین کی طرف اپنے کان اور اپنی آنکھیں لگا دیتا ہے اور جب کوئی بندہ کہتا ہے: ''لا الٰہ الا اللہ'' آج کیا ہی سخت گرمی ہے: ''اللھم اجرنی من نار جھنم''...یا اللہ! مجھ کو دوزخ کے طبقہ زمہریر سے بچاؤ تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے فرماتا ہے، میرے بندوں میں سے ایک بندہ تیری گرمی سے پناہ مانگ رہا ہے... اور میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس بندے کو تجھ سے پناہ دے دی اور جب سخت سردی کا دن ہوتا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ اپنی آنکھ اور اپنے کان کو اہلِ زمین کی طرف متوجہ کرتا ہے اور جب کوئی بندہ کہتا ہے: ''لا الٰہ الا اللہ'' آج کیا سردی ہے: ''اللھم اجرنی من زمھریر جھنم'' تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے فرماتا ہے: میرے بندوں میں سے ایک بندہ تیرے زمہریر سے پناہ مانگ رہا ہے، میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو تیرے زمہریر سے پناہ دے دی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جہنم کا زمہریر کیا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مکان ہے جس میں کافر کو ڈال دیا جائے گا اور اس مکان کی سردی اور ٹھنڈک کی وجہ سے اس کے اعضاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔ (ابن السنی، ابونعیم، ابن النجار)

حدیث قدسی ۱۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مسلمان عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ میں قبلہ کی طرف منہ کر کے سو مرتبہ کہتا ہے: ''لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر'' پھر سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے، پھر سو مرتبہ کہتا ہے: ''اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ'' پھر سو مرتبہ کہتا ہے قل ہو اللہ احد پھر سو مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے: ''اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انک حمید مجید وعلینا معھم'' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: اس بندے کی کیا جزا ہے؟ اس نے میری تسبیح اور تہلیل بیان کی، میری بڑائی اور عظمت ظاہر کی، میری بزرگی بیان کی، میری تعریف کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے ملائکہ تم گواہ رہو میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس کی شفاعت اس کی ذات کے متعلق قبول کر لی اور اگر یہ تمام اہلِ موقف کے لئے شفاعت کرنا چاہے تو میں اس کی شفاعت قبول کروں گا۔ (بیہقی)

نماز اور معذورین

س:...... وہ کون ہیں جنہیں نماز کے حوالے سے معذور قرار دیا گیا ہے؟

ج:...... نماز کے حوالے سے شریعت نے جن لوگوں کو معذور قرار دیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

(۱) تمام نابالغ بچے اور بچیاں ان پر بالغ ہونے تک نماز فرض نہیں، البتہ جب یہ سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنا سکھلاتے ہوئے نماز پڑھنے کو کہا جائے۔ جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان پر ہلکی سی سختی کی جائے تاکہ بالغ ہونے تک وہ نماز کے پابند بن جائیں (نماز پڑھنے کے لئے ان کی برداشت کے مطابق والدین یا سرپرست اپنا دباؤ ڈالیں ایسا جب ہی ممکن ہو سکے گا کہ والدین وسرپرست بھی نماز پڑھنے کے شرعی، لازمی حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے ہر حال میں پابند ہوں گے)۔

(۲) تمام مجنون، پاگل، دیوانے، باؤلے، ابنارمل (جن کا ذہنی توازن ہی برقرار نہ ہو) پر نماز فرض ہی نہیں ہے۔

(۳) ایسے بالغ وعاقل مرد وعورت جن پر بے ہوشی مسلسل ہو اور اتنی طویل ہو کہ چھ نمازوں کے ادا کرنے کے اوقات گزر جائیں اور انہیں ہوش ہی نہ آسکے تو ہوش میں آنے تک کی تمام نمازیں ان کے لئے ایسی معاف ہیں کہ بعد میں قضا بھی نہیں پڑھنی ہے، نہ ہی موت کے بعد اس کا مالی فدیہ دینا ہے۔

(۴) ایسی بالغہ، عاقلہ عورتیں جنہیں ہر ماہ کچھ مخصوص حالت (حیض) سے گزرنا پڑتا ہے یا وہ مائیں جن کو بچے کی پیدائش کے بعد ایک مخصوص حالت (نفاس) کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ شریعت نے ایسی تمام عورتوں کو ان ایام میں آنے والی تمام نمازوں کو پڑھنے سے ہی منع فرمادیا ہے یعنی ان نمازوں کو نہ ان کے اوقات میں پڑھنا ہے، نہ ہی وقت گزرنے کے بعد ان نمازوں کو قضا پڑھنا ہے اور نہ ہی مرنے کے بعد ان کا کوئی مالی فدیہ دینا ہے، یعنی ان دنوں کی نمازیں ہی معاف کر دی گئی ہیں، البتہ ان حالتوں سے مکمل طور پر فارغ ہونے کے بعد اگلی آنے والی نمازوں کو غسل کے ذریعے پاک ہو کر اس وقت تک ادا کرتے رہنا فرض رہتا ہے جب تک کہ دوبارہ ان میں سے کوئی حالت نہ پیش آجائے (اوپر ذکر کردہ چار قسم کے لوگوں کے علاوہ موت تک کسی عاقل، بالغ، تندرست و بیمار مسلمان مرد وعورتوں کے لئے روزانہ کی پنج وقتہ نمازوں کے فرائض اور روزانہ عشاء کی نماز کے وتر معاف نہیں ہیں۔ البتہ ایسا مریض جو لیٹ کر سر کے اشاروں (سر کو حرکت دینے یا جھکانے) کے قابل بھی نہ رہے تو اس کو اس حالت میں پہنچنے کے بعد ہی نمازیں معاف ہوتی ہیں)۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

عالمِ اسلام کیوں لہولہان ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

کچھ دن پہلے فلسطین کے غیور مسلمان ’’یوم ارضِ فلسطین‘‘ منانے کے لئے ایک جگہ جمع ہوئے تو ان پر اسرائیل نے وحشیانہ بمباری کرکے کئی درجن شہید اور سینکڑوں مسلمانوں کو زخمی اور معذور کردیا۔ ادھر وحشی درندے انڈیا نے مقبوضہ کشمیر کے دو درجن سے زائد افراد کو شہید اور کئی درجن انسانوں کو زخمی کردیا۔

ادھر شام میں بھی یہی صورت حال ہے کہ بشارالاسد جو عالم کفر کا پٹھو اور مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کے خون پینے اور بہانے کے لئے ایک بھیڑیا کا کردار ادا کررہا ہے۔ داعش کو بہانہ بناکر مسلم عوام کی آبادیوں کی آبادیاں تباہ اور مسمار کررہا ہے۔ ادھر افغانستان میں امریکی کٹھ پتلی حکومت اور فورسز نے صوبہ قندوز میں ایک مدرسے پر فضائی حملہ کردیا، جس کے نتیجے میں ڈیڑھ سو سے زائد معصوم طلبا اور ان کے لواحقین شہید اور تین سو سے زائد زخمی ہوگئے۔ معصوم طلبا کے ہاتھوں میں قرآن، گلے میں پھولوں کے ہار، سر پر دستاریں اور ان کو ملنے والے تحائف بھی ان کی لاشوں اور جسموں کے ساتھ پائے گئے۔ جب کہ اس ادارے نے اس تقریب کے لئے باقاعدہ افغان حکومت سے پیشگی اجازت بھی لے لی تھی، ضلعی گورنر کے بقول فضائی حملے کے وقت مدرسے اور مسجد میں دستار بندی کی تقریب ہورہی تھی، جس میں ایک ہزار سے زائد افراد شریک تھے۔ عینی شاہدین کے مطابق پہلا راکٹ ان معصوم طلبا اور بچوں پر پھینکا گیا، اس پر روزنامہ اسلام نے اپنے اداریہ میں بالکل صحیح اور بجا لکھا کہ: ’’گزشتہ ایک ہفتے کے اندر فلسطین اور مقبوضہ کشمیر میں انسانیت دشمن و اسلام دشمن قوتوں کی بدترین ریاستی دہشت گردی کی نئی لہر میں بیسیوں بے گناہ مسلمانوں کی شہادت اور سینکڑوں کے زخمی ہوجانے کے اندوہناک واقعات کے بعد اب افغانستان میں ایک دینی مدرسے کی سالانہ تقریب پر وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں ڈیڑھ سو کے قریب علماء، حفاظ قرآن اور مسلمانوں کو خون میں تڑپا کر پوری امت مسلمہ کو یہ پیغام دے دیا گیا ہے کہ مشرق ہو یا مغرب، شمال ہو یا جنوب دنیا کے ہر خطے میں مسلمانوں کے خلاف جنگ تیز کردی گئی ہے اور مسلمان اب کہیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ تینوں مقامات پر نہتے مسلمانوں کا قتل عام امن اور انسانی حقوق کے عالمی ٹھیکیدار امریکا کی مکمل پشت پناہی بلکہ ایماء پر کیا گیا ہے۔ غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف اقوام متحدہ کی قرارداد کو ہمیشہ کی طرح پوری ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ ویٹو کرکے امریکا نے ایک بار پھر یہ ثابت کردیا ہے کہ ناجائز اور غاصب صہیونی ریاست اسرائیل کی ریاستی دہشت گردی اور درندگی کے پیچھے چھپا منحوس چہرہ دراصل اسی کا ہے اور اسے صہیونی دہشت گردی کی پشت پناہی کے معاملے میں پوری دنیا کی مخالفت کی بھی کوئی پروا نہیں ہے۔ اسی طرح مقبوضہ کشمیر میں بدنام زمانہ ہندو انتہا پسند قاتل نریندر مودی کی حکومت کی جانب سے کشمیری مسلمانوں کے قتل عام کو بھی امریکی حمایت حاصل ہے۔ بھارتی افواج امریکا اور اس کے لے پاک اسرائیل کے فراہم کردہ اسلحے سے کشمیریوں کی نسل کشی کررہی ہے۔ دو روز قبل مقبوضہ کشمیر میں نہتے مظاہرین پر براہ راست فائرنگ کے نتیجے میں دو درجن کشمیری مسلمانوں کی شہادت پر امریکا اگر حسب روایت خاموش بھی رہتا تو بھی یہ اس کی رضامندی پر دلالت کرنے کے لئے کافی تھا مگر اس نے بھارت کو ریاستی دہشت گردی کا انعام دیتے ہوئے کشمیری عوام کی مزاحمتی جدوجہد کے خلاف اپنے خبث باطن کا اظہار ضروری سمجھا اور مزید کشمیری تنظیموں پر پابندی کا اعلان کرکے یہ بتادیا ہے کہ وہ کشمیری عوام کا خون پینے والے مودی نامی عفریت کا سرپرست اور پالنہار ہے۔‘‘

(اداریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۴؍اپریل ۲۰۱۸ء)

اس پر جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے افغانستان کے صوبہ قندوز میں دینی مدرسے کی تقریب دستار بندی پر امریکا کی وحشیانہ بمباری کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے کھلی دہشت گردی قرار دیا ہے جس کے خلاف ۶ راپریل کو یوم احتجاج منایا جائے گا، وہ پارٹی رہنماؤں حاجی اکرم خان درانی، مولانا محمد امجد خان، حافظ حسین احمد، مولانا فضل علی حقانی، مولانا سائیں عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا محمد یوسف، مفتی ابرار احمد اور دیگر سے گفتگو کررہے تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ جے یو آئی نے ہمیشہ ظلم کی مخالفت کی ہے اور اس کی مذمت کی ہے اور آج بھی اس بدترین سانحہ کی شدید مذمت کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے میں بے گناہ بچے جو امریکا کی درندگی کا نشانہ بنے ہیں، اس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو جلا کر رکھ دیا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ انسانی حقوق کے پرخچے اڑانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کے ٹھیکیداروں کو اب علم حاصل کرنے والے بے گناہ بچوں کے گوشت کے پرخچے اڑتے ہوئے نظر نہیں آتے، انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کی تنظیمیں اب کہاں گم ہوگئی ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ جے یو آئی جمعہ ۶ راپریل کو کشمیر میں بھارتی اور فلسطین میں اسرائیلی مظالم اور گزشتہ روز قندوز میں دینی مدرسے میں امریکی دہشت گردی کے خلاف ملک گیر یوم احتجاج منائے گی اور مساجد میں قراردادیں منظور اور احتجاجی مظاہرے کرے گی، انہوں نے کارکنوں اور عوام سے اپیل کی کہ ان واقعات پر بھرپور احتجاج کریں۔ انہوں نے کہا کہ یو این او کو تماشائی کا کردار ادا کرنے کی بجائے ان واقعات کا نوٹس لینا چاہئے، انہوں نے کہا کہ یہ سراسر ظلم اور بربریت ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۴راپریل ۲۰۱۸ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے اس حملہ کو تعلیم اور امن پر حملہ قرار دیا، اور انہوں نے کہا کہ قندوز مدرسہ پر حملہ دنیا کے امن اور تعلیم پر حملہ ہے، معصوم کلیوں کو کچل کر ظلم کی انتہا کردی گئی، تکمیل قرآن کریم کی بابرکت تقریب پر بارود کی بارش انسانیت اور انسانی حقوق کی تذلیل ہے، اقوام متحدہ اور عالمی برادری دہرے معیار کا خاتمہ کرے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے افغانستان کے صوبہ قندوز میں مدرسے پر بمباری اور معصوم طلبا کی شہادتوں پر اپنے ردِ عمل کا اظہار کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ اس عظیم سانحہ پر میڈیا کی خاموشی اور بے حسی افسوسناک ہے، بلاتفریق مذہب وملک دنیا بھر کے انصاف پسند لوگ اس واقعہ پر صدائے احتجاج بلند کریں، انہوں نے کہا کہ بے گناہوں کے قتل عام سے دنیا میں قیام امن کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا، وفاق المدارس کے راہنماؤں کا کہنا تھا کہ پاکستان سمیت خطے کے تمام ممالک اور اسلامی دنیا ظلم وستم کی اس روش کی روک تھام کے لئے اپنا کردار ادا کریں، انہوں نے اس واقعے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ نہتے اور بے گناہ شہریوں پر بمباری انسانیت دشمنی کی بدترین مثال ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۴راپریل ۲۰۱۸ء)

اخبارات کے مطابق افغانستان کے صوبے قندوز میں مقامی دینی مدرسے پر ہونے والی فضائی بمباری سے شہید ہونے والوں کی تعداد ۱۵۰ سے تجاوز کرگئی، جبکہ مدرسے کو بھارتی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے نشانہ بنائے جانے کا انکشاف ہوا ہے، شہید ہونے والوں میں بڑی تعداد مدرسے کے زیر تعلیم ان بچوں کی تھی جو حفظ قرآن مکمل کرنے کے بعد تقریب دستار بندی میں شرکت کے لئے وہاں اپنے اہل خانہ کے ساتھ موجود تھی۔ دوسری طرف افغانستان طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ وحشی فوج نے بھارتی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے مدرسے پر بمباری کی جبکہ اس الزام میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ بمباری کے دوران مدرسے میں طالبان کا کوئی اجلاس جاری تھا یا وہاں کوئی طالبان کمانڈر موجود تھا۔ بہرحال مسلم حکمرانوں کو اب سوچ لینا چاہئے کہ عالم کفر اب ایک ہوچکا ہے اور وہ مسلمانوں کو ہر جگہ نشانہ پر رکھے ہوئے ہے، اگر اب بھی مسلم حکمران بے دار نہ ہوئے اور کوئی جامع حکمت عملی نہ اپنائی تو ”تمہاری داستاں تک نہ ہوگی، داستانوں میں“ کے مصداق وہ ایک ایک کرکے مسلم ممالک کو تہہ تیغ کرتا جائے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

شام کی موجودہ صورتحال کا تاریخی پس منظر!

مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

۲۵ مارچ اتوار کو جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے سالانہ جلسہ کی آخری نشست میں حاضری ہوئی، تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے امیر حضرت مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر میر مجلس تھے جبکہ جمعیت علماء برطانیہ کے قائد مولانا قاری تصور الحق مہمان خصوصی تھے۔ اس موقع پر جو گزارشات پیش کرنے کا موقع ملا ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ! یہ ہمارے بزرگوں کی جگہ ہے جہاں حاضر ہو کر بہت سی نسبتیں اور یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ یہاں ایک دور میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ، حضرت مولانا عبد اللطیف جہلمیؒ، حضرت مولانا حکیم سید علی شاہؒ، حضرت مولانا نذیر اللہ خانؒ اور مولانا قاری خبیب احمد عمرؒ جیسے حضرات کی زیارت و ملاقات ہوتی تھی۔ آج وہ یہاں موجود نہیں ہیں مگر ان کی نسبتیں اور برکات بدستور قائم ہیں۔ اس سال ہمارے ایک اور بزرگ دوست مولانا حکیم مختار احمد الحسینیؒ بھی نظر نہیں آ رہے جو چند ماہ قبل انتقال فرما گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں کی مغفرت فرمائیں اور ہمیں ان کی یاد اور مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق سے نوازیں۔ ہم دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل ہونے والے علمائے کرام اور قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے والے حفاظ اور قراء کی دستار بندی کے لئے جمع ہیں اور ان کی خوشی میں شریک ہیں۔ ہمارے لئے خاندانی طور پر ایک اور خوشی کی بات بھی ہے کہ حضرت مولانا عبد اللطیف جہلمیؒ کے پڑپوتے، میرے مرحوم بہنوئی مولانا قاری خبیب احمد عمرؒ کے پوتے اور عزیز بھانجے قاری محمد ابوبکر صدیق کے فرزند حافظ محمد اسید نے حفظ قرآن کریم مکمل کیا ہے اور آج اس کی بھی دستار بندی ہے، اللہ تعالیٰ ان سب علماء و قراء اور حفاظ کے پڑھنے کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

آج مجھے شام کے حالات پر گفتگو کے لئے کہا گیا ہے جو تفصیلی گفتگو کے متقاضی ہیں اور وقت ناکافی ہے اس لئے مختصراً چند باتیں عرض کر رہا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ آج جس خطہ کو شام کہا جا رہا ہے یہ پورا شام نہیں ہے بلکہ اس ملک شام کا صرف ایک حصہ ہے جس کا تذکرہ ماضی کی تاریخ میں ملتا ہے۔ وہ شام اب پانچ مستقل ملکوں میں تقسیم ہو چکا ہے (۱) موجودہ شام (۲) فلسطین (۳) اردن (۴) لبنان اور (۵) اسرائیل اسی شام کے خطے ہیں جس کا قرآن و حدیث اور تاریخ میں ذکر کیا گیا ہے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق شام کی سرزمین بابرکت اور مقدس مقامات میں سے ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر معراج میں ''الارض التی بارکنا فیھا'' کا جو ذکر ہے وہ اسی شام میں شامل ہے۔ قرآن کریم کی دیگر بہت سی آیات میں بھی اسے ارض مقدسہ اور بابرکت زمین قرار دیا گیا ہے، اسلامی تعلیمات کے مطابق زمین کے محترم اور مقدس مقامات میں حرمین شریفین یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ ارض فلسطین بھی ارض مقدسہ ہے جبکہ کوہ طور بھی قرآن کریم نے ''بالواد المقدس طوی'' سے تعبیر فرمایا ہے۔

تیسری گزارش یہ ہے کہ یہ علاقہ بہت سے مذاہب کی باہمی کشمکش کی جولان گاہ ہے۔ یہودی یہ دعویٰ رکھتے ہیں کہ یہ ان کا مذہبی مرکز اور قبلہ ہے اور ان کے بقول ''ہیکل سلیمانی'' اسی خطہ میں تھا۔ عیسائیوں کا قبلہ بیت اللحم بھی یہیں ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی اور جس کا تذکرہ قرآن کریم نے ''اذ انتبذت من اھلھا مکاناً شرقیاً'' کی صورت میں کیا ہے۔ جبکہ مسلمانوں کے لئے یہ قبلۂ اول، مسجد اقصیٰ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر معراج کی ایک منزل کے طور پر قابل احترام ہے اور عقیدت و محبت کا مرکز ہے۔ ان تین بڑی قوموں کے علاوہ بابیوں اور بہائیوں کا قبلہ بھی فلسطین میں ''عکہ'' نامی شہر ہے جہاں مرزا بہاء اللہ شیرازی کی قبر ہے اور بتایا جاتا ہے کہ فلسطین کے موجودہ صدر جناب محمود عباس اسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح فلسطین اور خاص طور پر بیت المقدس مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی مستقل کشمکش اور تنازعہ کی جولانگاہ ہے اور اس کے پیچھے دو ہزار سال کی تاریخ کا پس منظر موجود ہے جس میں ان تینوں کے درمیان بڑی بڑی جنگیں اور خوفناک تصادم شامل ہیں۔

چوتھی گزارش ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ

عنہ کے دور خلافت میں بیت المقدس، فلسطین اور شام اسلامی دائرے میں شامل ہوئے اور ہم نے جہاد کے ذریعے عیسائیوں سے یہ علاقے حاصل کئے تھے۔ اس کے بعد کم و بیش تیرہ سو سال تک بیت المقدس کے قبضہ کی جنگ انہی دو قوموں کے درمیان رہی اور صلیبی جنگوں کے کئی دور ہوئے جبکہ یہودیوں کا اس میں براہ راست کوئی کردار نہیں تھا۔ یہودیوں کو جب حضرت عمرؓ نے خیبر سے جلاوطن کیا اس کے بعد بیسویں صدی عیسوی کے آغاز تک یہودیوں اور مسلمانوں کی کوئی باہمی جنگ تاریخ کے صفحات میں مذکور نہیں ہے۔ بلکہ اس دوران یہودیوں اور عیسائیوں کا تصادم چلتا رہا جس میں عیسائی یہودیوں کو قتل کرتے تھے اور جلاوطن کرتے تھے جبکہ مسلمانوں کی اندلس اور ترکی کی حکومتیں یہودیوں کو پناہ دیا کرتی تھیں۔ دوسری طرف مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان صلیبی جنگوں کا ایک طویل دور ہے۔

پہلی جنگ عظیم کے موقع پر یہودیوں نے عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید ثانی سے فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت مانگی، انہوں نے انکار کیا تو یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں سے صلح کر لی اور برطانوی وزیر خارجہ بالفور نے ان کے ساتھ معاہدہ کر کے فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن تسلیم کرنے کا اعلان کیا اور جنگ عظیم اول کے بعد فلسطین پر قبضہ کر کے برطانیہ نے دنیا بھر کے یہودیوں کو وہاں آ کر بسنے کا موقع فراہم کیا اور اسرائیل کی ناجائز ریاست قائم کرائی۔ اس دوران دیگر عرب ممالک کے ساتھ ساتھ شام بھی اس محاذ آرائی کی جولانگاہ تھا جس کا مقصد خلافت عثمانیہ کو ختم کر کے عالم اسلام اور عرب دنیا کو الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم کرنا تھا جس میں انہیں کامیابی ہوئی اور خلافت کا وجود ختم ہو گیا اور صرف شام کا علاقہ پانچ مستقل ملکوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

یہ ایک صدی قبل کی بات ہے لیکن اب امریکہ اور اسرائیل دونوں مل کر اس خطے کو ایک نئی تقسیم سے دوچار کرنا چاہتے ہیں جس کا مقصد خلافت کے دوبارہ قیام کے امکانات کو روکنا ہے۔ سو سال پہلے کی جنگ خلافت کو ختم کرنے کے لئے تھی اور موجودہ جنگ کا اصل ہدف خلافت کی بحالی کو روکنا ہے جس کی ایک جھلک سابق برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر کے اس اعلان میں دکھائی دیتی ہے کہ ہم دنیا کے کسی خطے میں نہ خلافت قائم ہونے دیں گے اور نہ ہی شریعت نافذ ہونے دیں گے۔

خلافت کا قیام اور شریعت کا نفاذ تو نوشتۂ دیوار ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور پر مکمل ہوگی، یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اسی کو روکنے کے لئے یہ ساری قوتیں زور لگا رہی ہیں۔ لیکن توجہ طلب معاملہ یہ ہے کہ ہمارے بہت سے گروہوں کی جذباتیت اور غلط طریق کار بھی ان کا معاون بنا ہوا ہے اور خلافت و شریعت کے عنوان سے ہونے والا بہت سا کام انہی استعماری قوتوں کی تقویت کا باعث بن گیا ہے۔ اس صورتحال کو سمجھنے اور صحیح راستہ اور طریق کار اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس کی طرف امت کے سنجیدہ علمائے کرام کو توجہ دینی چاہئے۔

(روزنامہ انصاف لاہور، ۲۸/مارچ ۲۰۱۸ء)

ختم نبوت کورس چناب نگر

گوجرانوالہ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ دین کا تحفظ ہے۔ اس کام سے غفلت دین سے دست برداری ہے۔ قادیانیت ملت کا ناسور ہے جو کبھی بھی ملک و ملت کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ ان سے وفا کی امید کرنا دیوانے کا خواب ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ لاء کو عاصمہ جہانگیر سے منسوب کرنا دینی حمیت کے خلاف ہے۔ توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والی خاتون کو ایسا پروٹوکول دینا اس کے موقف کی تائید کرنے جیسا ہے۔ پنجاب اسمبلی میں شعبہ لاء کو عاصمہ جہانگیر سے منسوب کرنے کی قرارداد واپس لی جائے۔ حکومت ایسے اقدامات واپس لے جو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سارا سال عوام کو قادیانیت کے فریب سے آگاہ کرنے کے لئے دروس، کورسز، کانفرنسیں، سیمنار اور اجتماعات کرتی رہتی ہے۔ علماء کرام کی تربیت کے لئے سال بھر کا تربیتی کورس رکھا گیا ہے جبکہ رجب اور شعبان میں بھی ختم نبوت کورس چناب نگر میں کروایا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ کورس پورے اہتمام سے منعقد ہو رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ، جامع نعمانیہ گوجرانوالہ اور دارالعلوم گوجرانوالہ میں کورسوں کے سلسلہ میں منعقدہ دعوتی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی نے بھی خطاب کیا۔ مولانا محمد فیاض خان سواتی، حاجی محمد ریاض خان سواتی، شیخ الحدیث مولانا ناصر محمود، وفاق المدارس کے ڈویژنل مسئول مولانا مفتی نعیم اللہ، مولانا مفتی فخر الدین، مولانا عبدالغفور، مولانا مفتی محمد ادریس، مولانا عزیز الرحمن شاہد اور دیگر بھی موجود تھے۔

(۲) موجودہ حالات میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا پس منظر اور پیش منظر کے موضوع پر

علماء کنونشن گجرات سے مولانا اللہ وسایا کا خطاب

اور اسلام آباد ہائی کورٹ کا تاریخی اور تفصیلی فیصلہ

۱۰؍مارچ ۲۰۱۸ء کی ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کی تیاری کے لئے جگہ جگہ علماء کرام کے ضلعی کونشن منعقد ہوئے۔ اس سلسلہ کا ایک کونشن ۵؍مارچ ۲۰۱۸ء کو ضلع گجرات کے علماء کرام کا جامعہ حنفیہ بجنن کسانہ میں منعقد ہوا۔ اس میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہوا۔ جسے مولانا قاضی احسان احمد صاحب اور دیگر احباب کی خواہش پر مولانا محمد رضوان عزیز صاحب نے اسے کیسٹ سے کاغذ پر منتقل کرایا، اس پر نظر ثانی اور حوالہ جات کا کام مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کیا۔ اب یہ انتہائی تاریخی و اہم دستاویز بن گئی ہے، گویا ۲؍اکتوبر ۲۰۱۷ء سے ۱۰؍مارچ ۲۰۱۸ء تک حکومتی کارستانیاں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد، کوششیں اور کاوشوں کا مفصل تذکرہ اس میں آگیا ہے۔ افادۂ عام کی غرض سے اسے کتابچہ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

آج رات کو بل پاس ہوا، اگلا دن ہونے سے پہلے، سورج نکلنے سے پہلے، کراچی سے خیبر تک پوری حضور ﷺ کی امت کو اللہ رب العزت نے ختم نبوت کے مسئلے پہ ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کردیا۔ اب گورنمنٹ کے لئے لینے کی بجائے دینے پڑ گئے۔ کبھی کہتے تھے کچھ نہیں ہوا، کبھی کہتے تھے انگریزی پڑھو۔ وہ بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے تھے۔ اس کی مخالفت میں اور بہت کچھ ہوا اور اللہ رب العزت نے کرم کیا۔ میں تفصیلات میں نہیں جاتا، اشارے کرتا ہوں، آپ حضرات کا زیادہ وقت نہیں لیتا کہ اس ایک رات کی جدوجہد کے نتیجے میں اگلے دن شام تک گورنمنٹ کو اپنی غلطی تسلیم کرنا پڑی اور پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا انوکھا نرالا واقعہ ہے کہ آج ایک ترمیمی بل منظور ہوا۔ ۲؍اکتوبر کو ۳ چھوڑ کر ۴ کو یعنی آج بل پیش ہوا، ایک دن چھوڑ کر اگلے دن۔ اس ترمیمی بل میں گورنمنٹ کو ترمیم کرنا پڑی۔ یہ ایک انوکھا واقعہ ہے۔ اس ترمیمی بل کا متن حسب ذیل ہے:

’’[قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے]

انتخابات ایکٹ، ۲۰۱۷ء میں ترمیم کرنے کا بل

ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں رونما ہونے والی اغراض کے لئے انتخابات ایکٹ، ۲۰۱۷ء (نمبر:۳۳ بابت ۲۰۱۷ء) میں ترمیم کی جائے۔

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز نفوذ: (۱) یہ ایکٹ انتخابات (ترمیمی) ایکٹ ۲۰۱۷ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۳۳ بابت ۲۰۱۷ء کی دفعہ ۲۴۱ میں ترمیم: انتخابات ایکٹ ۲۰۱۷ء (نمبر ۳۳ بابت ۲۰۱۷ء) بعد ازیں جس کا حوالہ مذکورہ ایکٹ کے طور پر دیا گیا ہے، دفعہ ۲۴۱ میں شق (و) میں، نیم وقفہ سے قبل، عبارت ’’ماسوائے آرٹیکلز ۷ب اور ۷ج‘‘ کو شامل کردیا جائے گا۔

۳۔ ایکٹ نمبر ۳۳ بابت ۲۰۱۷ء کے فارم الف میں ترمیم: مذکورہ ایکٹ میں، فارم الف میں، امیدوار کی جانب سے اقرار نامہ میں:

(۱) عنوان ’’امیدوار کی جانب سے اقرار نامہ‘‘ کو ’’نامزد شخص کی طرف سے اقرار نامہ اور بیان حلفی‘‘ سے تبدیل کردیا جائے گا۔

(۲) مذکورہ بالا تبدیل شدہ عنوان کے تحت، پیرا ۱۱ کے ذیلی پیروں (اول)، (دوم)، (سوم)، (چہارم) اور (پنجم) کو، حسب ذیل سے تبدیل کردیا جائے گا۔

’’۱۔ میں مذکورہ بالا امیدوار حلفاً اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ:

(اول) میں نے مذکورہ بالا نامزدگی پر اپنی رضامندی ظاہر کی ہے اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل ۶۲ میں مصرحہ اہلیت پوری کرتا/کرتی ہوں اور یہ کہ سینیٹ/قومی اسمبلی/صوبائی اسمبلی ☆ کا/کی رکن منتخب ہونے کے لئے دستور کے آرٹیکل ۶۳ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں مصرحہ نااہلیتوں میں سے کسی کی زد میں نہیں آتا/آتی ہوں۔

(☆) (دوم) میرا تعلق .... سے ہے اور مذکورہ سیاسی جماعت

(دوم) میرا تعلق .... سے ہے اور مذکورہ سیاسی جماعت کی طرف سے جاری کردہ

(سیاسی جماعت کا نام)

سرٹیفکیٹ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں مذکورہ بالا حلقۂ انتخاب سے جماعتی امیدوار ہوں، منسلک ہے۔ یا میرا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

۲- میں مذکورہ بالا امیدوار حلفاً اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ:

(☆☆اول) میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا/رکھتی ہوں اور یہ کہ میں کسی ایسے شخص کا/کی پیروکار نہیں ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو اور یہ کہ میں کسی ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح نہیں مانتا/مانتی ہوں اور نہ ہی قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا/رکھتی ہوں یا خود کو احمدی کہتا/کہتی ہوں۔

(دوم) میں بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے کیے ہوئے اس اعلان کا وفادار رہوں گا/گی کہ پاکستان معاشرتی انصاف کے اسلامی اصولوں پر مبنی ایک جمہوری مملکت ہوگی۔ میں صدق دل سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا/گی اور پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت کا تحفظ اور دفاع کروں گا/گی اور یہ کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا/گی جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔

۳- میں متذکرہ بالا امیدوار یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نے خصوصی اکاؤنٹ نمبر......... (جدولی بنک کا نام اور برانچ) .... کے پاس انتخابی اخراجات کی غرض کے لئے کھولا ہے۔"

(۳) باقی ماندہ پیروں ۲، ۳، ۴ اور ۵ کو بطور ۴، ۵، ۶ اور ۷ دوبارہ نمبرز لگائے جائیں گے اور

(۴) صفحہ کے آخر میں، حسب ذیل عبارت شامل کردی جائے گی۔

"☆ غیر متعلقہ الفاظ قلمزد کردیئے جائیں گے۔

☆☆ صرف مسلمان امیدواروں کے لئے۔

بیان اغراض ووجوہ

انتخابات ایکٹ، ۲۰۱۷ء (نمبر ۳۳ بابت ۲۰۱۷ء) کے وضع کیے جانے کے واقعہ کے بعد نامزدگی فارم (فارم الف) جو کہ ایکٹ کے تحت منسلک ہے کے بارے میں قومی اسمبلی میں اور میڈیا میں بھی" امیدوار کی جانب سے اقرارنامے کے الفاظ کی نسبت بدگمانی کا اظہار کیا گیا ہے۔

۲- مزید تنازعہ سے بچنے کے لئے قومی اسمبلی کی تمام سیاسی جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ "نامزد شخص کی طرف سے اقرار نامہ اور بیان حلفی کے اصل متن جو کہ اصل فارم ۱- الف میں شامل ہے کو اصل حالت میں بحال کیا جانا چاہئے۔

۳- عام انتخابات کے انعقاد کے فرمان ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو فرمان نمبر ۷ بابت ۲۰۰۲ء) کی منسوخی کے نتیجے میں آرٹیکلز ۷-ب اور ۷-ج کے حذف کی نسبت بھی بدگمانی کا اظہار کیا گیا ہے۔ مزید تنازع سے بچنے کی خاطر تمام سیاسی جماعتوں میں اس بات پر اتفاق ہے کہ آرٹیکلز ۷-ب اور ۷-ج کے احکامات کو انتخابات ایکٹ ۲۰۱۷ء کی دفعہ ۲۴۱ میں ترمیم کے ذریعہ ایضاً برقرار رکھا جائے، لہٰذا یہ بل وضع کیا گیا۔

زاہد حامد

وزیر برائے قانون وانصاف وزیر انچارج۔"

اب میں درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے لئے صرف ایک مسئلہ باقی رہ گیا تھا اور وہ تھا "۷-بی" اور "سی" کا آپ حضرات توجہ فرمائیں کہ "۷-بی" اور "۷-سی" جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ اگر کوئی قادیانی غلط طور پر مسلمانوں میں اپنا ووٹ درج کرادے، اس علاقے کے مسلمانوں کو پتہ لگے کہ یہ قادیانی تھا، اس نے غلط ووٹ درج کرایا، وہ مجاز اتھارٹی کو درخواست دے سکتے ہیں۔ مجاز اتھارٹی درخواست ملنے کے بعد پابند ہوگی کہ اس قادیانی کو سمن جاری کرے۔ وہ عدالت میں آئے گا، اس سے پوچھے گی مجاز اتھارٹی، کہ تم قادیانی ہو کہ مسلمان؟ وہ کہے: میں قادیانی ہوں تو اس وقت کوئی اور بات نہیں صرف مسلمانوں کی فہرست سے نام کاٹ کے قادیانیوں کی فہرست میں درج کردیں گے۔ اور اگر وہ کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اسے کہا جائے گا کہ مرزے کے کفر پر، حلف نامے پر دستخط کر۔ اگر دستخط کرتا ہے اور مرزے کو کافر کہتا ہے تو مسلمانوں میں ووٹ رہ جائے گا اور اگر نہیں کہتا تو مسلمانوں سے نام کاٹ کر غیر مسلموں میں لکھ دیا جائے گا۔ یہ ہے "۷-بی" اور "سی" کا دولفظی خلاصہ۔

میں عرض کرتا ہوں کہ آپ حضرات کی ختم نبوت کانفرنس تھی چناب نگر میں ۱۹، ۲۰/اکتوبر ۲۰۱۷ء کو۔ جمعہ کو حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب مدظلہ آئے۔ ہم نے ان سے درخواست کی کہ حضرت! وہ تو مسئلہ ابھی تک اٹکا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ: ایاز صادق صاحب جو اسپیکر قومی اسمبلی ہیں، انہوں نے پارلیمانی پارٹیوں کا، قومی اسمبلی میں جن کی نمائندگی ہے، تمام جماعتوں کا اس میں ق لیگ، ن لیگ،

جماعت اسلامی، جمعیۃ علماء اسلام، ایم کیو ایم، تحریک انصاف، نیشنل عوامی پارٹی، پختونخواہ ملی پارٹی، سب کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ سب نمائندے شریک ہوئے اور تفصیل کے ساتھ بحث کرنے کے بعد فیصلہ ہوگیا کہ ”۷۔بی“ اور ”سی“ کا بل اسمبلی میں لایا جائے گا۔ کوئی ایک جماعت اس کی مخالفت نہیں کرے گی اور متفقہ اسے منظور کیا جائے گا۔ فیصلہ ہوگیا ہے۔ آج میں ہے۔ دو تین دن کے بعد قومی اسمبلی کا اجلاس ہوگا اور اس اجلاس کے موقع پر اسمبلی اور سینیٹ میں ۷بی اور ۷سی کا بل منظور ہوجائے گا، لیکن ہوا یہ کہ قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ چار پانچ دن جاری رہا، ملتوی ہوگیا۔ سینیٹ کا اجلاس چار پانچ دن جاری رہا، ملتوی ہوگیا۔ جن قوتوں نے وہ سازش کی تھی، وہ ہضم نہیں کر پارہی تھیں کہ ہماری سازش ناکام ہوگی۔ اسے ہضم نہیں کرپارہی تھیں۔ انہوں نے اپنے ذرائع استعمال کرکے دونوں ایوانوں کے اجلاس ہوئے، لیکن ایجنڈے پر اس بل کو نہیں لایا گیا۔ ادھر الیکشن کمیشن کے سربراہ نے یہ اعلان کردیا کہ ہم ووٹر فہرستوں کو حتمی شکل دے رہے ہیں۔ اب ہمارے لئے یہ مشکل کھڑی ہوگئی کہ خداوندا! ”۷۔بی“ اور ”۷۔سی“ ہے نہیں، ایک قادیانی کا ووٹ بھی اگر مسلمانوں میں غلط درج ہوگیا تو ہم تو ہار جائیں گے۔ چہ جائیکہ قادیانیوں کو کھلی چھٹی مل جائے، ہم تو ایک کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، سارے ملک کے قادیانی اگر مسلمانوں میں نام لکھوادیں گے تو ہم تو گئے۔ اب نہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے نہ سینیٹ کا، حکومت فیصلہ کرچکی ہے، وہ کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔

میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں آپ دوستوں سے، اللہ کا نام لیا کسی سے پوچھے بغیر ہم گئے اسلام آباد ہائیکورٹ میں آج شام کو درج ذیل ”رٹ“ دائر ہوئی۔ اگلے دن کی پیشی لگی۔ ہائیکورٹ کا جج بیٹھا اپنے منصب پر، ابتدائی سماعت کے بعد چار صفحے پر مشتمل ٹھوک بجا کر درج ذیل فیصلہ لکھا:

”اسلام آباد ہائی کورٹ نے الیکشن ایکٹ ۲۰۱۷ء میں ختم نبوت سے متعلق ختم کئے گئے ۸؍ قوانین بحال کردیئے، نئے ایکٹ کی شق ۲۴۱ کو معطل کرکے وفاق کو نوٹس جاری کردیا، جبکہ راجہ ظفر الحق تحقیقاتی کمیٹی کی سربمہر رپورٹ بھی طلب کرلی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی سمیت تمام دینی جماعتوں نے عدالتِ عالیہ اسلام آباد کے اس فیصلے کا خیرمقدم کرتے ہوئے جسٹس شوکت عزیز صدیقی کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے الیکشن ایکٹ میں ترمیم کے خلاف مولانا اللہ وسایا کی درخواست پر سماعت کی۔ حافظ عرفات ایڈووکیٹ اور طارق اسد ایڈووکیٹ درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے، جنہوں نے دلائل دیتے ہوئے بتایا کہ الیکشن ایکٹ ۲۰۱۷ء کی شق ۲۴۱ کے تحت ملک میں رائج ۸؍ انتخابی قوانین منسوخ کئے گئے ہیں۔ اس طرح سابقہ قوانین میں سے ختم نبوت سے متعلق شقیں بھی منسوخ ہوگئی ہیں۔ یہ اقدام آئین پاکستان سے متصادم ہے، کیونکہ آئینِ پاکستان بنیادی انسانی حقوق اور اسلامی تعلیمات کے خلاف کسی کو بھی قانون سازی کی اجازت نہیں دیتا، لہٰذا الیکشن ایکٹ ۲۰۱۷ء کو کالعدم قرار دیا جائے۔ وفاق کی جانب سے ڈپٹی اٹارنی جنرل عدالت میں پیش ہوئے اور انہوں نے موقف اختیار کیا کہ حکومت انتخابی اصلاحات بل کے ذریعے الیکشن کی طرف جارہی ہے، اس لئے عدالت وفاقی حکومت کو نئے بغیر انتخابی اصلاحات بل کو معطل نہ کرے، کیونکہ اگر الیکشن ایکٹ کو معطل کیا گیا تو اس سے ملک میں افراتفری مچ جائے گی۔ جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے ریمارکس دیئے کہ چاہے آسمان بھی گر جائے کوئی پروا نہیں۔ فاضل عدالت نے الیکشن ایکٹ ۲۰۱۷ء کے سیکشن ۲۴۱ کے تحت ختم کئے گئے ۸؍ سابقہ انتخابی قوانین کو بحال کردیا۔ عدالت نے اپنے تحریری فیصلے میں واضح کیا کہ نئے ایکٹ کے سیکشن ۲۴۱ کے تحت پورے کے پورے قوانین ختم کرنا آئین سے متصادم ہوگا، اس لئے الیکشن ایکٹ ۲۰۱۷ء میں ختم نبوت سے متعلق پرانی شقیں بحال کی جارہی ہیں۔ الیکشن ایکٹ کی باقی شقوں پر اس حکم نامے کا اطلاق نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ اسلام آباد ہائی کورٹ نے ختم نبوت کے جن ۸؍ قوانین کو بحال کیا ہے، ان میں الیکٹورل رولز ایکٹ ۱۹۷۴ء، حلقہ بندی ایکٹ ۱۹۷۴ء، سینیٹ الیکشن ایکٹ ۱۹۷۵ء، عوامی نمائندگی ایکٹ ۱۹۷۶ء، الیکشن کمیشن آرڈر ۲۰۰۲ء، پولیٹیکل پارٹیز آرڈر ۲۰۰۲ء اور انتخابی نشانات الاٹ کرنے کا آرڈر ۲۰۰۲ء شامل ہیں۔ الیکشن ایکٹ ۲۰۱۷ء کی باقی شقوں پر حکم نامے کا اطلاق نہیں ہوگا۔ درخواست گزار نے سرکاری محکموں میں کام کرنے والے قادیانیوں کے اعداد و شمار سے متعلق رپورٹ بھی پیش کرنے کی درخواست کی تھی، جس پر عدالت نے وفاق سے ۱۴ دن میں رپورٹ طلب کرلی۔

دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر مولانا عزیز احمد، مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اعجاز مصطفی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا

قاضی احسان احمد اور دیگر نے اپنے مشترکہ بیان میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو جرأت مندانہ قرار دیتے ہوئے خیر مقدم کیا اور کہا کہ پورے ملک میں تمام دینی جماعتیں الیکشن ایکٹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ حکومت کو مسئلے کی نزاکت کا ادراک کرنا چاہئے اور اس گھناؤنی سازش کے ذمہ داروں کا تعین کر کے قرار واقعی سزا دینی چاہئے۔ حکومت تاحال ختمِ نبوت کے مسئلہ سے بے اعتنائی و بے وفائی کی روش اپنائے ہوئے ہے۔ عدالتی فیصلہ آنے کے بعد حکومت راہِ فرار اختیار کرنے کی بجائے مسلمانانِ پاکستان کے جذبات کے احترام میں اس معاملہ کو فوری حل کرے، جبکہ متحدہ تحریکِ ختمِ نبوت رابطہ کمیٹی نے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ انتخابی حلف نامے سے عقیدۂ ختمِ نبوت کا حصہ حذف کرنے سے متعلق طویل دورانیے والی جو خطرناک سازش شروع ہوئی تھی، اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلے سے اس سازش کے توڑ کا آغاز ہو گیا ہے۔ ختمِ نبوت رابطہ کمیٹی کے کنوینر اور مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے اس عبوری عدالتی کارروائی کو نیک شگون قرار دیتے ہوئے اُسے تحریک ختم نبوت کی کامیابی سے تعبیر کیا ہے اور کہا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت پر وار کر کے قادیانیوں کے لئے چور دروازہ کھولنے والے لیگی حکمران اور اس جرم کے مرتکبین پہلے کی طرح اب بھی ناکام و نامراد ہوں گے۔'' (روزنامہ اسلام کراچی، ۱۶؍نومبر ۲۰۱۷ء، مطابق ۲۵؍صفر ۱۴۳۹ھ)

اس نے فیصلہ لکھا گورنمنٹ کے خلاف اور اس فیصلے میں لکھا کہ تمام ترامیمات معطل، ایک ووٹ بھی قادیانیوں کا مسلمانوں میں درج نہیں ہو پائے گا۔

اب گورنمنٹ کے لئے مشکل گھڑی ہوگئی کہ نئی ترمیمات معطل ہیں۔ پہلی رہی نہیں، کریں تو کیا۔ اب الیکشن سر پر آ گیا ہے کیا کریں؟

حضرات گرامی! انہوں نے مرتا کیا نہ کرتا ۲۵؍نومبر ۲۰۱۷ء کو قومی اسمبلی کے اندر بل پیش کیا۔ ''۷-بی'' اور ''سی'' کی بحالی کا، عدالت کے اس تاریخی فیصلے کے بعد قومی اسمبلی نے جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے تیار کردہ بل (جس میں ۷-بی اور ۷-سی کو شامل کیا گیا) منظور کر لیا ہے اور سینیٹ سے بھی وہ پاس ہو گیا ہے۔ افادۂ عام کی غرض سے اس بل کا اصل مسودہ اور اس کا اُردو ترجمہ نذرِ قارئین ہے:

(AS PASSED BY THE NATIONAL ASSEMBLY)

A

BILL

to amend the Elections Act, 2017

WHEREAS it is expedient to amend the Elections Act, 2017 (XXXIII of 2017) for purposes hereinafter appearing; it is hereby enacted as follows:-

1. " Short title and commencernent.- *(1) This Act may be called the Elections (Amendment) Act, 2017 .*

(2) It shall come into force at once..

2. Insertion of section 48A in Act XXXIII of 2017.-

In the Elections act, 2017 (XXXIII of 2017), hereinafter referred to as the 'said Act', after section 48, the following section 48A shall be inserted:

(جاری ہے)

زندگی کے ہر شعبہ میں فرنگی طور طریقے رائج ہیں: مولانا زاہد الراشدی

عالم اسلام کے مسلم معاشروں میں شریعت کی عملی تنفیذ میں وہاں کی حکومتیں سب سے بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ اس طور پر بھی کہ انہوں نے اپنے ممالک میں غیر اسلامی نظاموں کو عملاً رائج کر رکھا ہے اور اس طور پر بھی کہ نفاذ اسلام کی تحریکات کی راہ میں یہ حکومتیں روڑہ بن کر اٹکی ہوئی ہیں۔ پاکستان ہی کا معاملہ لے لیجئے، اس مملکت کا قیام اسلام کے نام پر اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے وجود میں آیا تھا مگر اس کے قیام کے بعد سے اب تک حکمران اسی فرسودہ نظام سے چمٹے ہوئے ہیں جو فرنگی سامراج نے یہاں مسلط کیا تھا۔ عدالتوں کا نظام وہی ہے، انتظامی ڈھانچہ کی چال ڈھال وہی ہے، بینکاری و تجارت اسی طرح سود کی بنیاد پر ہے اور دیگر شعبوں میں بھی وہی نوآبادیاتی اور فرنگی طور طریقے اور ضابطے نافذ ہیں۔ ہمارے حکمران ان فرنگی قوانین اور طور طریقوں کو اس طرح سینے سے لگائے ہوئے ہیں جیسے ان کے خاتمے سے خود ان حکمرانوں کی روح جسم سے پرواز کر جائے گی۔

(ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور، ۲۹؍جون ۱۹۷۸ء)

بادشاہی مسجد لاہور میں

ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سہ ماہی اجلاس منعقدہ ۲۲؍دسمبر ۲۰۱۷ء میں فیصلہ کیا گیا کہ ۱۰؍مارچ ۲۰۱۸ء کو لاہور کی تاریخی عالمگیری بادشاہی مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے۔ اس سلسلہ میں مقامی مجلس نے مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، میاں رضوان نفیس، قاری علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا عبدالنعیم پر مشتمل رابطہ کمیٹی تشکیل دی۔ رابطہ کمیٹی نے لاہور شہر کو دسیوں حصوں پر تقسیم کرکے مقامی رابطہ کمیٹیاں تشکیل دیں۔ مختلف بازاروں اور مارکیٹوں کے تاجروں سے ملاقاتیں کی گئیں اور ان پر مشتمل رابطہ کمیٹیاں تشکیل دیں۔ نیز لاہور شہر کی مرکزی رابطہ کمیٹی نے مضافاتی اضلاع قصور، اوکاڑا، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، حافظ آباد، چنیوٹ اور فیصل آباد میں بھی علماء کرام اور جماعتی رفقاء پر مشتمل رابطہ کمیٹیاں قائم کیں، ان کمیٹیوں نے اپنے اپنے شہروں میں محنت شروع کی۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے تمام تبلیغی پروگرام منسوخ کردیئے الا یہ کہ مضافاتی اضلاع اور شہروں کے تبلیغی پروگراموں کو برقرار رکھا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بھی تمام پروگرام منسوخ کردیئے اور مضافاتی علاقوں میں کانفرنسیں منعقد ہوئیں تو ان کا عنوان ’’بسلسلہ چلو چلو بادشاہی مسجد لاہور چلو‘‘ رکھا گیا۔

۱۰؍مارچ کی کانفرنس سے پہلے سینکڑوں کانفرنسیں منعقد ہوگئیں۔ مقامی سطح پر مختلف تاجروں، تنظیموں اور اداروں نے اپنے اپنے مصارف پر اشتہار، پینافلیکس، اسٹیکرز، دعوت نامے ہزاروں کی تعداد میں شائع کرکے تقسیم کئے، تاآنکہ ۱۰؍مارچ کا دن آن پہنچا۔

راقم الحروف پہلی نشست میں تو حاضر نہ ہوسکا، البتہ دوسری نشست کا آغاز قاری محمد اکرم قصوری کی تلاوت سے ہوا جو مغرب کی نماز کے بعد شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد مولانا مفتی مبشر احمد نظامی، قاری علیم الدین شاکر، مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی، مولانا ابوالخیر محمد زبیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی کو غیر موثر کرنے کی کوشش کی گئی، جس کی سزا میاں نواز شریف کو مل چکی ہے۔ اس سازش میں جو لوگ شریک ہوئے وہ بھی اللہ پاک کی پکڑ سے نہیں بچ سکیں گے، حکمرانوں کو ایسے عزائم سے باز آجانا چاہئے۔

انجمن تاجران کے صدر طارق فیروز نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد دیتے ہوئے تاجروں سے قادیانی مصنوعات کے مکمل بائیکاٹ کی اپیل کی۔

جناب غلام عباس غازی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے امیر مولانا قاضی مشتاق الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے میاں نواز شریف کے اس مقولہ: ’’مجھے کیوں نکالا؟‘‘ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: قادیانیوں کو بھائی کہنے، ڈاکٹر سلام کے نام پر سائنس کے شعبہ کا نام رکھنے اور قادیانیت نوازی کی وجہ سے اللہ پاک نے آپ کو نکالا۔

آزاد کشمیر اسمبلی کے ممبر راجہ محمد صدیق، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا قاضی محمود الحسن اشرف نے آزاد کشمیر کے فیصلہ جس میں ۶؍فروری ۲۰۱۸ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا پر تفصیلی روشنی ڈالی اور مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے قائدین مولانا مفتی محمودؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، علامہ شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور احمدؒ کی مساعی جمیلہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

مقررین نے کہا کہ ۱۰؍مارچ حسن اتفاق سے آج ۲۲؍جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ یوم صدیق اکبرؓ ہے، جو ختم نبوت کی تحریک کے قائد اول تھے۔ ہم عزم صدیقی کے مطابق تجدید عہد کا اعلان کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

ختم نبوت کورس چناب نگر کے انچارج مولانا رضوان عزیز نے کہا کہ آج سے ۱۲۹ سال قبل برطانوی سامراج نے اپنے ایجنٹ مرزا غلام

احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کرا کر امت مسلمہ میں افتراق وانتشار کا بیج بویا اور آج بھی سامراج ان کا تحفظ کر رہا ہے۔

جامعہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے استاذ الحدیث مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ، جماعت اسلامی کے ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مجلس احرار اسلام کے مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا مفتی محمد طیب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد نے بھی خطاب کیا۔ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث پاکستان شریعت کونسل کے جنرل سیکریٹری مولانا زاہدالراشدی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ چار مرتبہ قومی اسمبلی نے متفقہ فیصلے کیے۔

۱:... ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پوری کی پوری قومی اسمبلی نے متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اسمبلی میں بل جناب عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر قانون نے پیش کیا اور بحث جناب یحییٰ بختیار نے کی۔

۲:... ۱۹۸۴ء میں جناب جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے بحیثیت صدر مملکت تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸-سی کا اضافہ کیا، جسے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کہا جاتا ہے۔ یہ آرڈی نینس قادیانیوں کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے نافذ ہوا۔ جس کی ۱۹۸۵ء میں پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر توثیق کی۔ یہ قانون عوام کی زبردست تحریک پر بنایا گیا۔

۳:... جناب سید یوسف رضا گیلانی کے دور اقتدار میں سابق چیئرمین سینیٹ میاں رضا ربانی کی سرکردگی میں آئین پر نظر ثانی کی گئی۔ پارلیمنٹ نے بالاتفاق اسلامی دفعات، ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قانون کو نہیں چھیڑا۔

۴:... شناختی کارڈ اور نامزدگی فارم میں متفقہ طور پر لفظ حلفیہ کو دوبارہ برقرار رکھا گیا۔ حکمران اور ان کے مغربی آقا چار مرتبہ قوم کو چیک کر چکے ہیں، اب بھی کوشش کر کے دیکھ لیں۔ ہم یہ قومی فیصلے ختم نہیں کرنے دیں گے۔

یہ چار فیصلے مختلف ادوار کی پارلیمنٹوں کے فیصلے ہیں۔ نیز یہ پبلک کے فیصلے ہیں۔ بہاولپور کی چیف کورٹ سے لے کر مختلف عدالتوں نے وقتاً فوقتاً ختم نبوت کے حق میں اور قادیانیت کے خلاف فیصلے دیئے۔ تمہاری عدالتیں محترمہ عافیہ صدیقی کے خلاف غلط فیصلے دیں تو تم کہتے ہو کہ یہ عدالت کا فیصلہ ہے۔ ہماری عدالتوں کے فیصلوں کو بھی مان لو۔ اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے پبلک ہر وقت سڑکوں پر آسکتی ہے۔ امریکا، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور یورپ کو یہ فیصلے تسلیم کرنے چاہئیں۔

مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ غیرت اسلامی کا تقاضا ہے کہ مسلمان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

مولانا محمد امجد خان نے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے پارلیمنٹ کی تاریخی جدوجہد پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ان شاء اللہ العزیز! ہم پارلیمنٹ کے اندر اور باہر یہ جنگ لڑیں گے اور یہ عظیم اجتماع تجدید عہد کرتا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

جنوبی پنجاب کے قومی شاعر اور معروف شیخ طریقت حضرت خواجہ غلام فرید کی خانقاہ کے سجادہ نشین جناب معین الدین کوریجہ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے خانقاہیں مجلس کے شانہ بشانہ ہوں گی۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ آج کا یہ عظیم الشان اجتماع عوامی ریفرنڈم اور فیصلہ ہے کہ یہ فکری، عوامی، انسانی اجتماع عقیدۂ ختم نبوت پر ہے جو تمام عقائد کی بنیاد ہے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صحابہ کرامؓ کے اجماع کی سعادت اسے حاصل ہے، دنیا بھر کی عدالتیں قادیانیوں کے خلاف فیصلے دے چکی ہیں۔ یہ عقیدہ اور نعرہ تمام مسلمانوں کی آواز ہے۔ حتیٰ کہ غیر مسلم عدالتیں بھی انہیں غیر مسلم تسلیم کر چکی ہیں۔ انہوں نے دنیا کے تمام قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ مدارس، مساجد کو بدنام کرنے، گرفتاریوں اور فورتھ شیڈول کے پیچھے قادیانی سازشیں کارفرما ہیں۔ تمام تر مظالم اور سازشوں کے باوجود ہم عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ راجہ ظفر الحق کی رپورٹ منظر عام پر لائی جائے اور اس اہم عقیدہ کے خلاف رخنہ اندازی کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ نصاب تعلیم میں ختم نبوت سے متعلق تفصیلی مضمون شامل کیا جائے۔ سیرت چیپٹر کے ساتھ ختم نبوت چیپٹر کا بھی اضافہ کیا جائے۔ علماء کرام کے خلاف فورتھ شیڈول کے تحت جھوٹے مقدمات واپس لئے جائیں۔ دینی مدارس کو تنگ کرنا اور ان کے خلاف سازشیں بند کی جائیں۔ اسلامی نظام کا نفاذ حکومت پر فرض ہے۔ وہ فرض اتارا جائے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے خلاف سازشیں بند کی جائیں۔ خیبر پختونخواہ کے علماء کرام تنخواہیں اور امداد ٹھکرا دیں۔ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ میں تشویشناک انکشافات ہوئے ہیں کہ ۱۰۵۲۵ قادیانیوں نے جھوٹا حلف اٹھا کر مسلمانان پاکستان

کے حقوق کا استحصال کیا بعد میں اپنا قادیانی ہونا شو کیا۔اگر واقعتاً وہ قادیانی تھے اور انہوں نے اپنے آپ کو مسلمان شو کیا تو یہ دھوکا بازی ہے ان کے خلاف دھوکا دہی کے کیس رجسٹرڈ کیے جائیں اور اگر وہ قادیانی نہیں تھے اور بعد میں قادیانی ہوئے تو ان کے خلاف ارتداد کے تحت کیس درج کئے جائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے خلاف سازشیں بند کی جائیں، جسٹس مذکور کے خلاف جوڈیشل کونسل کیسز کا اندراج اس کے پیچھے قادیانی سازشیں کارفرما ہیں۔

مولانا شاہد عمران عارفی نے خوبصورت انداز میں نعتیہ کلام پیش کیا۔ جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا سیّد محمود میاں نے کہا کہ عالمی قوتیں دشمنِ اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں، یہ سازشیں بند کی جائیں۔

جمعیت اہلحدیث کے راہنما مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ قادیانیوں کو بھائی اور بہن کہنے والے دردر کی خاک چھان رہے ہیں جو بعد میں آنے والے حکمرانوں کے لئے باعث عبرت ہے۔

امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کی قیادت شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ فرمارہے تھے، آپ نے اس وقت کے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سے فرمایا اور اسی بادشاہی مسجد میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر فیصلہ صحیح (قرآن و سنت، اجماع امت، قائدین تحریک کے مطالبات کے مطابق) نہ ہوا تو آپ ہمارے وزیر اعظم نہیں ہوں گے بلکہ قادیانیوں کے وزیر اعظم ہوں گے۔ اللہ پاک نے فضل وکرم فرمایا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔اب اس قانون کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے۔

جماعت اہلحدیث کے راہنما مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر نے عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا عبدالخبیر آزاد کو مبارکباد پیش کی۔

وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف نے کہا کہ لاہور کی بادشاہی مسجد میں لاکھوں فرزندان توحید کا اجتماع تجدید عہد ہے۔انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ نے نوے سالہ مسئلہ کو متفقہ طور پر حل کیا۔اس پر سیاست اور حکومت آڑے نہیں آسکتی اور اس پر ہزاروں حکومتیں اور وزارتیں قربان کی جاسکتی ہیں۔

انجمن خدام الدین العالی کے امیر مولانا میاں محمد اجمل قادری نے کہا کہ آج عرصہ دراز کے بعد ہم بادشاہی مسجد میں جمع ہیں۔۱۹۷۴ء میں اس تاریخی مقام پر جمع ہوئے تو اتحاد امت کی برکت سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے گئے، لیکن اس فیصلہ کے تقاضے پورے نہ کئے گئے۔ہم اس کے تقاضوں سے صرف نظر نہیں کرسکتے اور نہ ہی کرسکتے ہیں۔عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم تمام مسلمان متحد و متفق ہیں۔انہوں نے ۱۹۷۴ء کے قائدین و مجاہدین کو سلام عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کا جذبہ بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تحریک ختم نبوت کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ بظاہر یہ تحریک گولی سے دبا دی گئی، لیکن ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکوں کی کامیابی کا سہرا انہیں شہدائے ختم نبوت کو جاتا ہے جنھوں نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جانیں نچھاور کرکے تحریک کی بنیاد رکھی۔

جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے استاذ مولانا قاری عزیزالرحمن رحیمی نے قراردادیں پیش کیں۔

خیبر پختونخواہ مجلس کے امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ قافلہ بخاری محبت کا نام ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمران سابقہ حکمرانوں کے عبرت ناک انجام سے سبق حاصل کریں۔

جمعیت علماء اسلام آزاد کشمیر کے امیر مولانا سعید یوسف آف پلندری نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے پاکستان کا بچہ بچہ اپنی جانیں نچھاور کرنے کے لئے تیار ہے۔انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء میں آزاد کشمیر اسمبلی میں سب سے پہلے قرارداد پیش کی گئی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی، آج عرصہ دراز کے بعد ۲۰۱۸ء میں اس قرارداد کی تکمیل ہوئی اور آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

جمعیت علماء پاکستان کے راہنما علامہ اویس نورانی نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں میرے والد محترم علامہ شاہ احمد نورانیؒ اور مولانا فضل الرحمن کے والد محترم مولانا مفتی محمودؒ نے مل کر اس تحریک کی قیادت کی آج ان کے ورثا ایک مرتبہ پھر متحد و متفق ہوکر ناموس رسالت کی جنگ لڑیں گے۔

قائد جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمن مدظلہ نے مولانا اللہ وسایا اور آپ کے رفقاء کو اس عظیم کانفرنس کی کامیابی پر مبارک باد پیش کی۔

انہوں نے کہا کہ جب مرزا قادیانی نے جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچایا تو متحدہ ہندوستان کے علماء کرام ایک حکمت عملی کے تحت اس کے مقابلہ کے لئے جمع ہوئے۔ حالانکہ عالمی کفران کی پشت پر تھا، لیکن قوم اپنی جدوجہد میں کامیاب ہوئی۔

انگریز سامراج کے مقابلہ میں تھانہ بھون، شاملی اور دہلی میں لاکھوں مسلمانوں نے آزادی کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا۔ ہزاروں علماء کرام اور مسلم عوام کو تہہ تیغ کیا گیا۔ ہمارے اکابر کی شبانہ روز جدوجہد سے ملک آزاد ہوا اور پاکستان معرض وجود میں آیا۔ مولانا نے فرمایا کہ تحریکیں سمندر کی لہروں کی طرح نشیب وفراز کا شکار ہوتی ہیں، لیکن جس کی بنیاد اخلاص کے ساتھ رکھی جائے وہ کامیابی سے ہمکنار ہوکر رہتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ اس طویل ترین عرصہ میں ہم نے اپنا موقف نہیں بدلا۔ ہمیں ہر وقت بیدار و ہوشیار رہنا چاہئے۔ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا دورانیہ قیامت تک ہے۔ اس لئے ہم مسلمان قیامت تک رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور ختم نبوت کا تحفظ کرتے رہیں گے اور ناموس رسالت پر حرف نہ آنے دیں گے۔

جمعیت علماء اسلام نے ناموس رسالت اور ختم نبوت کی جنگ پارلیمنٹ میں اور پارلیمنٹ کے باہر پہلے بھی لڑی ہے اور آئندہ بھی لڑتے رہیں گے۔

آخر میں اس کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عزیز الرحمن ثانی کی دستار بندی کی گئی۔ نیز کانفرنس کے انعقاد کے لئے بھرپور تعاون پر بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا سید عبدالخبیر آزاد، محکمہ اوقات پنجاب اور لاہور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔

☆☆..................☆☆

کون سے دین پر عمل کریں؟

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ مولانا! ہم کون سے دین پر عمل کریں؟ دیوبندی کچھ کہتے ہیں، بریلوی کچھ اور کہتے ہیں، اہلِ حدیث کچھ اور کہتے ہیں اور فلاں صاحب کچھ اور کہتے ہیں، فلاں کچھ اور کہتے ہیں شافعی یہ کہتے ہیں، حنابلہ یہ کہتے ہیں: میں تو ان سے ایک ہی بات کہتا ہوں کہ جو باتیں متفق علیہ ہیں تم ان پر عمل کرو اور مختلف فیہ میں تمہیں اختیار دیتا ہوں جس مسلک پہ چاہے عمل کرو لیکن جو متفق علیہ باتیں ہیں ان پر تو عمل کرو، اچھا یہ بتاؤ فجر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ دو یا چار؟ وہ کہتے ہیں دو (فرض)، میں کہتا ہوں اس میں کس کا اختلاف ہے؟ دیوبندیوں کا بریلویوں کا اہلِ حدیثوں کا؟ یا مالکیہ کا شافعیہ کا حنابلہ کا؟ کس کا اختلاف ہے؟ ساری دنیا کے تمام مسلمان علماء متفق ہیں کہ فجر کی دو رکعتیں ہیں، پھر فجر کی یہ دو رکعتیں صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھی جائیں گی اس میں کس کا اختلاف ہے؟ ظہر کی چار (فرض)، عصر کی چار (فرض)، مغرب کی تین (فرض)، عشاء کی چار (فرض)، ساری دنیا کے علماء متفق ہیں: (۱) آدمی جب نماز شروع کرے گا، اللہ اکبر! کہہ کر ہاتھ باندھے گا یہ متفق علیہ ہے، قیام سب کے نزدیک فرض ہے، رکوع سب کے نزدیک فرض ہے، سجدہ سب کے نزدیک فرض ہے، سجدہ دو ہوتے ہیں رکوع ایک ہوتا ہے اس میں کس کا اختلاف ہے؟ (۲) زکوٰۃ کی شرح ڈھائی فیصد ہے، اس میں کس کا اختلاف ہے؟ حنفیہ کا یا مالکیہ کا؟ شافعیہ کا یا حنابلہ کا؟ دیوبندیوں کا یا بریلویوں کا یا اہلِ حدیثوں کا؟ ساری دنیا متفق ہے کہ جناب زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہوتی ہے۔ (۳) رمضان کے جو روزے ہیں وہ انتیس ہوں گے یا تیس ہوں گے؟ اس میں کسی کا اختلاف ہے؟ کونسا عالم ہے جو یہ کہتا ہے کہ روزے رمضان میں نہیں رکھے جاتے بلکہ جنوری میں رکھے جاتے ہیں؟ ساری دنیا کے مسلمان متفق ہیں کہ حج فرانس یا انگلینڈ میں نہیں ہوتا بلکہ مکہ مکرمہ، منیٰ اور مزدلفہ میں ہوتا ہے، ساری دنیا کے مسلمان متفق ہیں کہ رمضان میں نہیں ہوتا ذوالحجہ میں ہوتا ہے، ساری دنیا کے مسلمان متفق ہیں کہ ذوالحجہ کی پہلی تاریخ کو نہیں ہوتا ۸ر ذوالحجہ سے لے کر ۱۳ر ذوالحجہ کے درمیان ہوتا ہے، ساری دنیا کے مسلمان متفق ہیں کہ ۸ر ذوالحجہ کو منیٰ میں ہونا چاہئے، ۹ر ذوالحجہ کو عرفات میں ہونا چاہئے، ۹ر ذوالحجہ کی شام کو مزدلفہ آئیں گے، مزدلفہ کے بعد منیٰ آئیں گے، جمرات میں رمی کی جائے گی، طواف زیارت کیا جائے گا ساری دنیا کے مسلمان ایک ہی طریقے سے حج کرتے ہیں ایک ہی انداز سے نماز پڑھتے ہیں بس اتنی سی بات ہے کہ کسی کا ہاتھ تھوڑا اوپر بندھا ہوتا ہے کسی کا ہاتھ تھوڑا نیچے بندھا ہوتا ہے یہ چند انچ کے فاصلے سے اصل نماز میں کیا فرق پڑتا ہے؟ آپ دیکھیں دنیا کے تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ زنا حرام ہے، شراب حرام ہے، سود حرام ہے، خنزیر کھانا حرام ہے وغیرہ، ساری دنیا کے مسلمان علماء متفق ہیں، ساری دنیا کے مسلمان متفق ہیں کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے گا، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے گا، پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے گا۔ کونسا عالم ہے جو کہتا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک نہیں کیا جائے گا؟ اس لیے یہ سمجھنا کہ دین مختلف فیہ ہے اور اختلافات کو ہوا دینا اور پھر ان اختلافات کی بنا پر مسلمانوں کی تکفیر کرنا، یہ سب کا سب گمراہی کے اندر داخل ہے کیونکہ دنیا کے تمام مسلمان اصولی باتوں پر متفق ہیں۔

مفتی محمود اشرف عثمانی مدظلہ، استاد حدیث دارالعلوم کراچی

جدید سائنس اسلام کی خادمہ!

مولانا عمر فاروق لوہاروی، دارالعلوم لندن

جدید سائنس اسلام کی ایک ادنیٰ دست بستہ خادمہ ہے۔ اس سے اسلام کو خواہی نخواہی فائدہ پہنچ رہا ہے اور اسلامیات کو سمجھنے اور سمجھانے میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے؛ چناں چہ استبعادِ عقلی کی بیساکھی کے سہارے مادہ پرستوں نے اسلامیات کی متعدد چیزوں کا انکار کیا تھا؛ لیکن جدید سائنس کی نت نئی ایجادات واکتشافات سے ان میں سے کئی چیزیں محسوس ومشاہدہ کا درجہ حاصل کر رہی ہیں اور ان کا استبعادِ عقلی ختم ہو رہا ہے؛ اسی لئے محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ جدید سائنس کو اقرب الی الاسلام قرار دیتے تھے۔ دارالعلوم دیوبند (وقف) کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

”ایک بار آپ (محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ) سے پوچھا گیا کہ فلسفۂ قدیم اسلام سے زیادہ قریب ہے یا جدید سائنس؟ فرمایا کہ ”سائنس جدید اقرب الی الاسلام ہے۔“

اور واقعہ بھی یہی ہے کہ نئی تحقیقات سے اسلام کو سمجھنے میں جس قدر مدد ملتی ہے، اس کے پیش نظر آپ کا یہ ارشاد صرف توسع پر مبنی نہیں؛ بل کہ اس میں اصابت رائے کی پوری روشنی بھی موجود ہے۔

جاننے والے جانتے ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے کہ معراج کو سمجھنے کے لئے کس قدر موشگافیاں کرنا پڑتی تھیں؛ مگر عصر حاضر میں جب انسان ایک کرہ سے دوسرے کرہ میں بے تکلف سفر کر رہا ہے، تو معراج کو سمجھنا اور سمجھانا لاینحل مسئلہ نہیں رہا۔

اعمال کے وزن کی اطلاع جو حدیث وقرآن میں مسلسل ملتی رہی۔ ”مقیاس الحرارہ“ (تھرمامیٹر) کی موجودگی میں بقائمی ہوش وحواس وزن اعمال کا انکار کون کرسکتا ہے؟

اقوال کی حفاظت کے لئے موجودہ وقت کا ٹیپ ریکارڈر ایک بہترین ثبوت ہے۔“ (نقش دوام، ص:۱۱۷-۱۱۸)

حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ کا ملفوظ نقل فرماتے ہیں:

”قرآن مجید میں ہے کہ اہل جنت واہل جہنم آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے، پہچانیں گے اور باتیں کریں گے؛ حالانکہ ان کے درمیان بہت غیر معمولی فاصلہ ہوگا، تو اب ٹیلیفون، لاسلکی تلغراف، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ایجادات نے اس کو بھی قریب عقل ومشاہدہ کر دیا ہے۔

اصوات واعمال کا ریکارڈ مستبعد سمجھا جاتا تھا؛ مگر گراموفون کی ایجاد نے اس سے بھی مانوس کر دیا کہ حق تعالیٰ نے زمین اور اس کے متعلقات میں بھی اخذ وریکارڈ کا مادہ ودیعت فرما دیا تھا، جس کو ہم یورپ کی ان ایجادات سے پہلے عقل ومشاہدہ کی رو سے نہ سمجھ سکتے تھے۔ (ملفوظات محدث کشمیری، ص:۳۹-۵۹)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

”روزانہ نئی ایجادیں نکلتی ہیں، جن سے بہت سے مستبعد کا مشاہدہ ہونے لگا، یہ اللہ کی رحمت ہے کہ ایسے لوگوں سے تائیدِ دین کا کام لیا ہے، جو کافر ہیں کہ وہ نئی نئی ایجادیں کر دیں، جن سے بہت سے شبہات حل ہو گئے۔

چناں چہ لوگوں کو شبہ تھا کہ قرآن مجید میں ہے: ”اس روز زمین اپنی سب (اچھی بری) خبریں بیان کرنے لگے گی۔“ زمین کیسے بولے گی؟ کیوں کہ وہ جمادات میں سے ہے؟ اللہ نے اس کی نظیر گراموفون (آلۂ صوت نگار) ایجاد کرا دیا کہ یہ نہ انسان ہے نہ حیوان اور نہ نباتات اور پھر بولتا ہے۔ اب اس کو کس قسم میں داخل کرو گے، جو اس کے لئے نطق کو جائز رکھو گے؟

ظاہر ہے کہ جمادات ہی میں سے ہے، تو جمادات کے بولنے کا استبعاد بھی ختم ہو گیا۔ (خطبات حکیم الامت، ص:۱۷۵-۱۷۶، ج:۷)

”صحیح بخاری“ میں ہے:

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ ادھر ہے؟ (یعنی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا رہا ہوں؛ اس لئے مجھے صرف اسی جہت میں نظر آتا ہے اور مجھے تمہاری کچھ خبر نہیں؟) اللہ کی قسم! مجھ پر نہ (سب ارکان میں) تمہارا خشوع (یا تمہارے سجدے) مخفی ہیں اور نہ تمہارا رکوع۔ یقیناً میں

تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔" (صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب عظۃ الامام الناس فی اتمام الصلاۃ وذکر القبلۃ، ص:۹۵، ج:۱، قدیمی: کراچی)

حدیث بالا میں مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹھ کے پیچھے سے دیکھنے کو عقل پرستوں نے بعید سمجھا تھا؛ حالاں کہ اس میں عقلاً کوئی استبعاد نہ تھا؛ چناں چہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

"آئینہ میں صورت تب تک نظر آتی ہے؛ جب تک کہ آنکھ کسی دیکھنے والے کی کھلی ہوئی ہو؛ کیوں کہ نظر آنے کی حقیقت یہ ہے کہ شعاع آنکھ سے نکل کر آئینہ پر پڑ کر پھر رائی (دیکھنے والے) کی طرف لوٹتی ہے؛ اس لئے صورت نظر پڑتی ہے۔ جب نگاہ نہ کی تو شعاع نہ نکلی، تو پھر نظر آنے کا کوئی سبب نہیں۔ غرض آئینہ میں جو نظر آتا ہے، وہ کوئی مبائن چیز نہیں؛ بل کہ اس چہرے پر نگاہ لوٹ کر پڑتی ہے۔ جب مرئی (جس چیز کو دیکھا جائے) سے اپنی شعاعوں کا تعلق علت ہے رویت کی، پس اگر کسی شخص کو یہ قوت حاصل ہو کہ سیدھی شعاعوں کو مقوس کر سکے (کمان کی طرح موڑ سکے)، تو اس کو پیچھے سے بھی مثل سامنے کے نظر آئے گا؛ چناں چہ صوفیہ کے بعض اشغال میں سر نظر آنے لگتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے بھی دیکھتے تھے اور اس کی وجہ میں بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ آپ کے پیچھے سر میں دو سوراخ تھے، ان سے نظر آتا تھا، تو اس کی کوئی ضرورت نہیں؛ بل کہ ممکن ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے شعاعوں کے مقوس بنانے کی قوت مرحمت فرمائی تھی۔ جب آپ قصد فرماتے، دیکھ لیتے۔ آگے کا قصد فرماتے، آگے دیکھ لیتے اور پیچھے کا قصد کرتے، پیچھے نظر فرمالیتے۔ ہر شخص میں یہ قوت نہیں؛ اس لئے نظر نہیں آتا۔"

اور (حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ) اس توجیہ کو حضرت مولانا یعقوب صاحب (نانوتوی) رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے تھے۔ (ملفوظات حکیم الامت، ص:۱۹۸-۱۹۹، ج:۲۱)

محدث العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ دیکھنا بہ طور معجزہ تھا، ایسا ہی ثابت ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور فلسفۂ جدیدہ نے ثابت کر دیا ہے کہ قوتِ باصرہ تمام اعضاء انسانی میں ہے۔" (ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲۴۳-۲۴۴)

علامہ موصوف نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

"جان لو! وہ روشن خیال لوگ جو اللہ کی آیات کا یقین نہیں کرتے اور یورپ کی بیہودہ باتوں کا یقین کر لیتے ہیں، انھوں نے محشر میں اعضاءِ انسانی کے بولنے کو بعید خیال کیا؛ حالاں کہ ان کے زعماء اور لیڈروں نے (آنکھ کے علاوہ) بقیہ اعضاء میں قوت باصرہ کے نفوذ وسرایت کرنے کا فی زمانا اعتراف کیا ہے، تو ان سے بعید نہیں کہ وہ (زبان کے علاوہ) بقیہ اعضاء انسانی میں قوت گویائی کے سرایت کرنے کا اعتراف بھی کرلیں؛ اگرچہ ایک عرصہ بعد سہی۔" (فیض الباری، کتاب التفسیر، سورۃ الفرقان، ص:۸۱۲، ج:۴، ط: المجلس العلمی، ڈابھیل)

لیور پول کے رہائشی برطانوی فوجی کریگ لونڈبرگ (LundbergCraig) کی بہ عمر ۱۲ سال ۲۰۰۷ء میں عراق میں اپنی خدمات کے دوران گرینیڈ لگنے کی وجہ سے آنکھوں کی بینائی چلی گئی تھی۔ اس کے متعلق آج سے تقریباً آٹھ سال قبل ایک خبر ملکی وغیر ملکی اخبارات وغیرہ ذرائع ابلاغ کی زینت بنی تھی کہ اب وہ اپنی زبان کی مدد سے دیکھنے کی ٹیکنالوجی استعمال کرے گا۔ روزنامہ "جنگ" لندن بابت: ۱۶/رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ بروز اتوار مطابق ۶/ستمبر ۲۰۰۹/ کے شمارے میں یہ خبر کچھ اس طرح شائع ہوئی تھی:

"نابینا برطانوی فوجی زبان کی مدد سے دیکھنے کی ٹیکنالوجی استعمال کرے گا:

اس ٹیکنالوجی پر مبنی آلہ برین پورٹ ویژن کہلاتا ہے اور اسے ایک امریکی کمپنی نے تیار کیا ہے۔

"لندن (پی اے) ایک نابینا برطانوی فوجی ملک میں پہلا شخص ہے، جو زبان کی مدد سے دیکھنے کی ٹیکنالوجی استعمال کر سکے گا۔ اس ٹیکنالوجی پر مبنی آلہ برین پورٹ ویژن کہلاتا ہے اور اسے ایک امریکی کمپنی نے تیار کیا ہے۔ یہ برطانوی فوجی جو اپنی خدمات کے دوران دونوں آنکھوں کی بصارت سے محروم ہو گیا تھا، اس آلہ کی مدد سے اپنی روز مرہ کی زندگی آسانی سے گزار سکے گا۔ علم بصارت پر دفاعی مشیر ونگ کمانڈر روب شکاٹ نے بتایا کہ نابینا فوجیوں اور شہریوں کے لئے یہ بڑی اہم ٹیکنالوجی ہے اور انھوں نے خود یونیورسٹی آف پٹس برگ میڈیکل کے ایک دورے میں اس کا مشاہدہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس میں ایک کیمرہ عینک کے دو شیشوں پر رکھا ہے؛ تاکہ بیرونی ماحول کو سکین کر سکے۔ یہ الیکٹروڈز سے منسلک ہے، جنھیں زبان پر رکھا جاتا ہے اور زبان بیرونی ماحول کو محسوس کرتی ہے۔ اگر کوئی مکمل نابینا آدمی کمرے میں آئے، تو وہ اس آلے کی مدد سے فرنیچر اور دوسری چیزوں کو دیکھ اور محسوس کر سکتا ہے۔"

واضح ہو کہ اب یہ برطانوی فوجی زبان کی مدد سے دیکھنے اور اپنی روزمرہ کی زندگی گزارنے لگا ہے۔ اس لحاظ سے زبان میں بھی قوت باصرہ ہونے کی یہ ایک زندہ مثال ہے۔ اسی طرح زمانے کے گزرنے کے ساتھ نئے تجربات ہوتے رہیں گے اور بقیہ اعضاء سے دیکھنے کی مثالیں بھی سامنے آتی رہیں گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

"صحیح بخاری" کتاب الجہاد، کتاب فضائل

الصحابۃ، کتاب اللباس اور کتاب الادب میں مختلف طرق سے ایک روایت مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچھ کپڑے آئے، جن میں خز (ایک خاص قسم کا کپڑا) یا اون کی دھاری دار ایک سیاہ چھوٹی چادر بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے، ہم یہ چادر کس کو دیں؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام خالد کو میرے پاس لاؤ! ان کو (چھوٹی ہونے کی وجہ سے) اٹھا کر لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر لے کر اپنے دست مبارک سے ام خالد کو پہنایا/ اوڑھایا اور (علیٰ اختلاف الروایتین) دو یا تین دفعہ فرمایا کہ اسے پرانا اور بوسیدہ کرو (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی کہ تمہاری عمر اس قدر لمبی ہو کہ تم اس کپڑے کو پہن پہن کر پرانا کردو)! اس چادر میں سبز یا زرد رنگ کے پھول تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پھولوں کو دیکھ کر اپنے دست مبارک سے ام خالد کو اشارہ کر کے فرمانے لگے: "اے ام خالد! یہ عمدہ ہے!" سَنَا حبشی زبان میں الحسن یعنی عمدہ کے معنی میں آتا ہے۔

اسحاق بن سعید راوی فرماتے ہیں کہ مجھ سے خاندان کی ایک عورت نے بیان کیا کہ اس نے وہ کپڑا ام خالد رضی اللہ عنہا پر دیکھا۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ کپڑا باقی رہا، یہاں تک کہ راوی نے (طویل زمانہ کا) ذکر کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی خاتون نے اتنی لمبی عمر نہیں پائی، جتنی ام خالد رضی اللہ عنہا نے پائی (چناں چہ موسیٰ بن عقبہ کا ام خالد رضی اللہ عنہا کو پانا ان کی طول عمری پر دلالت کرتا ہے؛ اس لئے کہ موسیٰ بن عقبہ نے ام خالد رضی اللہ عنہا کے علاوہ صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو نہیں پایا ہے۔ فتح الباری)

اس حدیث پاک کے طرق مختلفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ام خالد رضی اللہ عنہا نے لمبی عمر پائی؛ یہاں تک کہ ان کی درازیٔ عمر کا لوگوں میں چرچا ہوا، اسی طرح انکا کپڑا (قمیص یا چادر) طویل عرصہ تک ان کے زیر استعمال رہا۔ اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وہ قمیص باقی رہی، مرور ایام کے باوجود وہ بوسیدہ نہیں ہوئی، نہ پھٹی اور بسا ممکن ہے کہ وہ قمیص بھی ام خالد کے جسم کے اعتبار سے بڑھتی اور کشادہ ہوتی رہی ہو؛ اس لئے کہ جب انھوں نے قمیص پہنی تھی، تو وہ بچی تھیں؛ لہٰذا قمیص کا بڑھنا ضروری ہے۔ جو شخص مدت دراز تک اس قمیص کے باقی رہنے کا یقین کرے گا، تو وہ اس کے بڑھنے اور کشادہ ہوتے رہنے کو ماننے سے پیچھے نہیں رہے گا؛ لیکن جس کو اللہ ہی نور یقین نہ دے، اس کو کہیں سے بھی نور میسر نہیں ہوسکتا۔" (فیض الباری، کتاب الجہاد، باب من تکلم بالفارسیۃ الخ، ص: ۸۵۴، ج: ۳، ط: المجلس العلمی، ڈابھیل)

چند ماہ قبل کی ایک نئی ایجاد نے جسم کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ قمیص کے بڑھنے کو سمجھنا اور سمجھانا نہایت آسان کردیا۔ روزنامہ "جنگ" لندن میں شائع ہونے والی حسب ذیل خبر کو پڑھیے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجیے:

بچوں کے ساتھ ساتھ بڑھنے والے کپڑے

تیار والدین بچوں کے لئے ہر چند ماہ بعد کپڑوں کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں۔ ایک جانب تو اس سے وقت ضائع ہوتا ہے، تو دوسری جانب مہنگے کپڑے خریدنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چھوٹے بچوں کے کپڑے دو مرتبہ دھلنے کے بعد انھیں نہیں آتے؛ کیوں کہ چھوٹے بچے بہت تیزی سے بڑھتے ہیں؛ لیکن اب پیٹٹ پلی (PetitPli) یہ فرنچ زبان کا لفظ ہے، جس کا تلفظ "پیٹی پلی" ہے۔ عمر فاروق) نامی ایک کمپنی نے ایسا اسمارٹ لباس بنایا ہے، جسے ایک مرتبہ خریدنے کے بعد دو سال تک بچوں کے لئے دوسرا لباس خریدنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ پیٹی پلی کے مطابق پیدائش کے دو سال تک بچے سات مرتبہ جسامت بڑھاتے ہیں اور ان کے لئے سات مرتبہ کپڑے خریدنے پڑتے ہیں۔ اس کمپنی نے جو لباس بنایا ہے، وہ ۴ سے ۳۶ ماہ تک کے بچوں کے لئے فٹ بیٹھتا ہے۔ کمپنی کے سربراہ ریان ماریو یاسین (Ryan Mario Yasin) پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہیں اور انہوں نے کہا کہ بچے کو بار بار نیا سائز پہنا کر ہم زمین کے وسائل خرچ کررہے ہیں اور دوسری جانب آبادی اس پر بڑی رقم خرچ کرتی ہے۔ ان کا تیار کردہ لباس واٹر پروف، ہوا پروف، پائیدار اور بار بار دھونے کے قابل ہے۔ اس لباس کے اندر خاص لچک دار میٹریل شامل کیا گیا ہے اور جب اسے کھینچا جاتا ہے، تو کپڑا پتلا ہونے کی بجائے موٹا ہوجاتا ہے اور یہ خاصیت بلٹ پروف لباسوں میں پائی جاتی ہے، اس ایجاد کو برطانیہ میں جیمز ڈائسن ایوارڈ دیا گیا ہے۔ (روزنامہ "جنگ" لندن، بابت: بدھ ۲۲/ ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۳۱/ اکتوبر ۲۰۱۷ء)

سائنس کی یہ ایجاد چوں کہ نئی نئی ہے، بہ الفاظ دیگر اس ایجاد میں سائنس خود بچی ہے؛ اس لئے ۴ ماہ سے ۳ سال تک کے بچوں کے لئے مذکورہ لباس تیار کیا ہے۔ اس شعبہ میں سائنس جب جوان ہوگی، تو جوانی تک اور بوڑھی ہوگی، تو بوڑھاپے تک کار آمد لباس تیار کرے گی۔ اسی طرح دیگر شعبوں پر ہاتھ ڈالتی رہے گی، تو اسلام کی یہ خادمہ اسلامیات کے دوسرے مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے میں مزید سہولت کار ثابت ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ (بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، فروری ۲۰۱۸ء)

راج پال سے عاصمہ جہانگیر تک

عبدالہادی احمد

عاصمہ جہانگیر کا راج پال سے کیا تعلق تھا اور قانون توہین رسالت ۲۹۵-سی بنانے اور نافذ کرنے میں عاصمہ جہانگیر کا کیا کردار تھا؟ یہ سوال و جواب بجائے خود ایک دور کی کہانی سناتے ہیں۔ یہ جولائی ۱۹۸۴ء کی بات ہے جب عاصمہ جہانگیر نے حضور ختمی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں گستاخانہ انداز میں اظہار خیال کیا۔ ایک سیمینار میں اس نے جو خیالات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ظاہر کئے، ان سے گستاخ رسول راج پال کی دریدہ دہنی کی بو آتی تھی۔ اس کی گھٹیا زبان سے اتنے گھٹیا الفاظ ادا ہوئے، جن کو دوبارہ بیان کرنا یا درج کرنا بھی گستاخی ہے۔ اس نابکار اور بدنصیب عورت کو ہمیشہ تھوڑے سے اپنے جیسے مرد و زن، خصوصاً قادیانی فرقے کا تعاون حاصل رہا۔ اس کی دریدہ دہنی کے خلاف پاکستان میں ناموس رسالت کے حق میں تحریک چلی، طویل جدوجہد ہوئی اور قانون ناموس رسالت ۲۹۵-سی وجود میں آیا۔ اس طرح انگریزی دور میں اگر تعزیرات ہند کی شق ۲۹۵ میں دفعہ ''اے'' کی شمولیت راج پال نامی گستاخ رسول کی گستاخی کا نتیجہ تھی، تو تعزیرات پاکستان کی اسی دفعہ میں ''سی'' کا اضافہ راج پال کی فکری اولاد عاصمہ جہانگیر کی رسالت مآب کی شان میں دریدہ دہنی کی وجہ سے ہوا۔

راج پال سے پہلے تعزیرات ہند کے آرٹیکل ''۲۹۵'' کی رو سے کسی بھی جماعت کی عبادت گاہ کی تذلیل کے مرتکب افراد کو دو سال تک قید کی سزا دی جا سکتی تھی۔ مسلمانوں کی احتجاجی تحریک کے نتیجے میں حکومت ہند نے تعزیرات ہند کے اس قانون میں دفعہ ''الف'' کا اضافہ کیا، جس کی رو سے کسی جماعت کے مذہب یا مذہبی جذبات کی بے حرمتی (تحریری یا زبانی) کے مرتکب مجرموں کے لئے دو سال تک کی سزا مقرر کی گئی۔ تاہم اس دفعہ میں کسی جماعت کے مذہبی جذبات و اعتقادات سے متعلق وضاحت موجود نہیں تھی، بس ایک مبہم سا قانون تھا، اس لئے توہین کے مرتکب افراد قانونی موشگافیوں کی بنا پر عدالتوں سے بری ہو جاتے تھے۔ بدبخت ہندو ناشر راج پال کی طرف سے نہایت گھٹیا توہین آمیز اور بے حد دل آزار کتاب کی اشاعت پر برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا، عدالت نے فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے جرم میں اسے چھ ماہ قید کی سزا دی، مگر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس کنور دلیپ سنگھ نے یہ سزا ختم کر کے اسے بری کر دیا۔

پاکستان اسلام کے نام پر قائم تو ہو گیا، لیکن اختیار و اقتدار پر سیکولر طبقہ، خصوصاً انگریزی تہذیب کے دلدادہ لوگ قابض رہے، انگریزی قوانین میں قرآن و سنت کی روشنی میں توہین رسالت کے متعلق کسی قسم کی قانون سازی نہ کی گئی۔ ۲۹۵-الف ویسے ہی ناکافی تھا، اس پر سیکولر اور مذہب بیزار حکمرانوں کا رویہ مستزاد تھا۔ حکومت ہرزہ سرائیوں پر مجرمانہ چشم پوشی اختیار کر لیتی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں کی دل آزاری کا ارتکاب زیادہ تر قادیانی فرقے کی طرف سے کیا گیا، مگر اسے نبوت و رسالت کے خلاف زہریلے نظریات کے اظہار کی کھلی چھوٹ ملی ہوئی تھی۔ قادیانیت کے خلاف ایک رسالہ لکھنے کے ''جرم'' میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو سزائے موت سنائی گئی، لیکن توہین رسالت کے قانون کو اسلامی شریعت کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی، نہ ہی کسی گستاخ کی زبان بندی کا فیصلہ ہوا۔ شاتمان رسول کی جسارتیں بڑھتی رہیں اور انہوں نے اپنی گستاخیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ شمع رسالت کے پروانوں نے ان ناپاک زبانوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کرنے کی روایات کو زندہ رکھا۔ ایک عیسائی مبلغ پادری سموئیل نے مغل پورہ ورکشاپ میں دوران تبلیغ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ نازیبا الفاظ استعمال کئے، جس پر مشتعل ہو کر زاہد حسین نامی نوجوان نے اس گستاخ کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

مشتاق راج پال نامی ایک وکیل جس کے بارے میں مشہور تھا کہ قادیانی ہے، اس نے ''آفاقی اشتمالیت'' نام سے کتاب میں خدا سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ تمسخر کیا، تمام مذاہب اور ادیان کا مذاق اڑایا اور دینی پیشواؤں کو مذہبی شیطان کہا۔ انبیائے کرام علیہم السلام پر نہایت گھٹیا اور سوقیانہ حملے کئے اور انتہا یہ کہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی گستاخی کی جسارت کی گئی۔ ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس اور لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی

قرارداد کے نتیجے میں یہ کتاب ضبط کرلی گئی۔ مشتاق راج کے خلاف توہین مذہب کے جرم میں زیر دفعہ ۲۹۵-الف تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کرلیا گیا۔ تعزیرات پاکستان میں توہین رسالت جیسے سنگین اور دل آزار جرم کی کوئی سزا مقرر نہیں تھی۔ اسی لئے مشتاق راج کی گرفتاری عمل میں نہ آئی، جس سے مسلمانوں میں اضطراب کی شدید لہر دوڑ گئی، اب اس بات کا قوی امکان تھا کہ اس نابکار کو کوئی غیور مسلمان ٹھکانے لگادے گا۔ راج پال کی فکری اولاد مشتاق راج کی گستاخانہ جسارت کے خلاف مسلمانوں کے جذبات ابھی گرم ہی تھے کہ عاصمہ جہانگیر کی طرف سے پیغمبر اسلام کی شان میں سخت بے ادبی کا مذموم واقعہ پیش آیا۔

اسلام آباد میں خواتین محاذ عمل کے سیمینار میں عاصمہ جہانگیر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارکہ میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اس کے الفاظ مسلمانوں کی سخت دل آزاری کا باعث بنے، جس پر سیمینار میں شدید ہنگامہ برپا ہوگیا۔ عاصمہ جہانگیر سے معافی مانگنے کا مطالبہ ہوا، مگر اس نے صاف انکار کردیا، کچھ لوگ اسے پکڑنے اور مارنے کے لئے دوڑے، مگر منتظمین اس کو بچا کرلے گئے۔ اس بدبخت عورت کی دریدہ دہنی کے خلاف پاکستان کے مسلمانوں میں اسی طرح اضطراب اور غم وغصے کی لہر دوڑ گئی، جس طرح راج پال کے خلاف ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات کا لاوا بھڑک اٹھا تھا۔ عاصمہ جہانگیر نے محسن انسانیت کے لئے جان بوجھ کر وہی الفاظ استعمال کئے تھے جو یورپی مستشرقین اسلام سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کی غرض سے استعمال کیا کرتے تھے۔ عاصمہ جہانگیر کی اسی دریدہ دہنی کے خلاف احتجاج بالآخر تعزیرات پاکستان میں ۲۹۵-سی کے اضافے پر منتج ہوا۔ وکلاء نے عاصمہ جیلانی (اس وقت یہ عورت عاصمہ جیلانی کہلاتی تھی) کے خلاف غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر توہین رسالت کی سزائے حد کو پاکستان میں نافذ کرے۔ لاہور میں وکلاء اور علماء کے ایک مشترکہ اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی گئی۔ اس کے بعد یہ قرارداد حکومت پاکستان، صوبائی حکومتوں اور اراکین قومی اسمبلی کو بھیجی گئی۔

• عاصمہ کے والد جیلانی بھی پاکستان دشمن تھے،

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ شیخ مجیب نے پاکستان سے الگ ہونے کا اپنا چھ نکاتی ایجنڈا عاصمہ جہانگیر کے والد غلام جیلانی کے گھر تیار کیا تھا۔ بنگلہ دیش میں جب مکتی باہنی نے بغاوت کردی اور ان کے خلاف آپریشن کا فیصلہ ہوا تو مغربی پاکستان میں اس آپریشن کے خلاف سب سے زیادہ مخالفت ومزاحمت غلام جیلانی نے کی۔ غلام جیلانی نے اندرا گاندھی کو خط لکھا کہ آپ مغربی پاکستان پر حملہ کریں۔ اندرا کے ایکشن نہ لینے پر دوسرا خط لکھا۔ اندرا گاندھی نے تب بھی پاکستان پر حملہ نہ کیا تو غلام جیلانی نے تیسری بار اس کو چوڑیاں بھیج دیں۔ یہ خطوط ہفت روزہ ''زندگی'' میں شائع ہوئے تھے۔ اس پر جیلانی گرفتار ہوا تو عاصمہ جہانگیر نے سپریم کورٹ میں اپیل کردی۔ جیلانی لاہوری مرزائی تھا اور سی آئی اے سے مراسم رکھتا تھا۔ عاصمہ نے جنرل ضیاء کے نافذ کردہ اسلامی قوانین کو دقیانوسی قرار دیا اور احتجاجی مارچ کیا۔ عاصمہ جہانگیر نے نیویارک ٹائمز کو لکھا کہ: ''پاکستان میں عورتوں پر بہت ظلم ہورہا ہے اور وہ بالکل بے یارومددگار ہیں۔ ان کی حالت زار سے دنیا کو آگاہ کیا جائے۔''

بمبئی حملوں اور سمجھوتا ایکسپریس والے معاملے پر عاصمہ جہانگیر نے پاکستانی موقف کے برعکس بھارتی موقف کی تائید کی اور بغیر کسی ثبوت کے خود پاکستان پر الزام لگاتے ہوئے آئی ایس آئی کو ان حملوں کا ذمہ دار قرار دیا۔ عاصمہ اقوام متحدہ کے اس پینل کا حصہ رہی، جو سری لنکن فوج کی جانب سے لبریشن ٹائیگرز آف تامل کے خلاف کئے گئے آپریشن کے دوران ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا جائزہ لے رہا تھا۔ یہ ایک دہشت گرد تنظیم تھی، جس کی فنڈنگ انڈیا سے ہوتی تھی اور اس کا صفایا کرنے میں پاک فوج نے بھی کردار ادا کیا تھا۔ عاصمہ جہانگیر کی ہفوات کا نوٹس قومی اسمبلی میں اسلامی جذبے سے سرشار جماعت اسلامی کی خاتون ایم این اے محترمہ نثار فاطمہ نے لیا۔ انہوں نے پوری قوت کے ساتھ اسمبلی میں آواز اٹھائی اور مطالبہ کیا کہ عاصمہ جہانگیر کے ان توہین آمیز الفاظ کے خلاف حکومت فوری کارروائی کرے، لیکن چونکہ اس وقت قانون میں توہین رسالت کے جرم کی کوئی سزا مقرر نہیں تھی، اسی لئے اس کے خلاف کوئی موثر کارروائی نہ ہوسکی۔ پھر حکومت نے تعزیرات پاکستان میں ترمیم کی۔ ترمیمی ایکٹ پاس کیا گیا اور دفعہ ۲۹۵-سی کا اضافہ کیا گیا، جو توہین رسالت کے جرم پر عمر قید یا موت کی سزا تجویز کرتا تھا۔

تعزیرات پاکستان ایکٹ میں ۲۹۵-سی کے اضافے سے بھی مسلمانوں کے کتاب وسنت پر مبنی مطالبے کی حرف بہ حرف تکمیل نہیں ہوئی تھی، کیونکہ اس میں توہین رسالت کے جرم کی واحد سزا، سزائے موت کے ساتھ ساتھ عمر قید کو بھی بطور سزا شامل کیا گیا تھا۔ لہٰذا مسلمانوں کی طرف سے اس پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ مسلمانوں نے جناب اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کے ذریعے شریعت کورٹ میں درخواست دی اور اس قانون میں توہین رسالت کی واحد سزا، سزائے موت کا مطالبہ کیا، وفاقی شرعی عدالت کے اس بینچ میں جسٹس گل محمد خان (چیف جسٹس) جسٹس عبدالکریم خان کندی، جسٹس عبادت یار خان، جسٹس

عبدالرزاق تھیم اور جسٹس فدا محمد خان شامل تھے۔ فاضل عدالت نے طویل عرصے تک دلائل سننے کے بعد قرار دیا کہ توہین رسالت کی سزا صرف موت ہے۔ طویل جدوجہد کے بعد اسلامی شرعی عدالت اور پھر سپریم کورٹ نے دفعہ ۲۹۵-سی میں توہین کی واحد سزا، سزائے موت مقرر کردی۔ اس وقت کے وزیر اعظم نواز شریف نے اس فیصلے کے خلاف اپیل کی مگر مسلمانوں کے شدید احتجاج کے بعد یہ اپیل واپس لے لی گئی۔

قانون توہین رسالت کے نفاذ کے بعد عاصمہ جہانگیر کی طرف سے شدید جذباتی ردعمل سامنے آیا، اس قانون کو ختم کرانا اس نے اپنی زندگی کا اہم ترین نصب العین بنالیا۔ عاصمہ جہانگیر نے قانون توہین رسالت کی حمایت کرنے والوں کو جاہل قرار دیا، حالانکہ یہ فیصلہ قرآن وسنت کی روشنی میں عدالت عظمیٰ نے صادر کیا تھا۔ وہ اس قانون کے خلاف سپریم کورٹ بھی گئی، مگر یہاں اسے ناکامی ہوئی۔ عاصمہ جہانگیر نے قانون توہین رسالت کی مخالفت میں مغربی سرپرستوں کی آشیرباد کے ساتھ جسٹس دراب پٹیل (پارسی) کے ساتھ مل کر ''پاکستان انسانی حقوق کمیشن'' کی داغ بیل ڈالی، جس کا مقصد اس قانون کے خلاف قادیانیوں کے بے بنیاد پروپیگنڈے کو موثر بنانا تھا۔ جسٹس دراب پٹیل اس کے پہلے صدر اور عاصمہ جہانگیر اس کی چیئرپرسن اور آئی اے رحمٰن ڈائریکٹر بن گئے۔ حسین نقی، بیگم نگار احمد، حنا جیلانی وغیرہ جیسے قادیانی اس کمیشن کے روح رواں بن گئے۔ عاصمہ جہانگیر نے نام نہاد انسانی حقوق کمیشن کے ابتدائی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا: ''کمیشن کو نہ صرف پاکستان کے آئین میں مندرجہ انسانی حقوق کی بازیابی..... خصوصاً قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا قانون، قانون توہین رسالت اور جداگانہ انتخابات جیسے قوانین کو بدلنے کے لئے کام کرنا ہوگا۔''

عاصمہ جہانگیر نے انسانی حقوق کمیشن کے انسانی و مادی ذرائع کا اپنے مقصد کے حصول کے لئے بھرپور استعمال کیا۔ کمیشن کی طرف سے جاری کی جانے والی سالانہ رپورٹوں کے علاوہ سیمینار، انٹرویو اور جلسے جلوس کے ذریعے اس قانون کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوتی رہی۔ دشمنان دین خصوصاً قادیانی ذرائع ابلاغ نے آزادیٔ اظہار اور بنیادی حقوق کے منافی ہونے کا واویلا کیا، چنانچہ آج بھی اس کمیشن کی طرف سے شائع ہونے والی سالانہ رپورٹ میں قادیانیوں کے ساتھ کی جانے والی ''زیادتیوں اور انسانی حقوق کی پامالی'' کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ کمیشن کی کوئی ایک رپورٹ بھی ایسی نہیں ہے، جس میں ۲۹۵-سی یعنی توہین رسالت کو اقلیتوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اسے واپس لینے کا مطالبہ نہ کیا گیا ہو۔ عاصمہ جہانگیر نے قادیانیوں کے ساتھ مل کر یورپ، امریکا اور آسٹریلیا کے دورے کئے اور وہاں کی حکومتوں کو ۲۹۵-سی کا قانون واپس لینے کے لئے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالنے کے لئے تیار کیا۔ آج بھی قادیانی حقوق کا تحفظ اس کمیشن کے بنیادی مقصد میں شامل ہے۔ اس کے اہم عہدیداروں کی اکثریت کا تعلق قادیانی فرقے سے ہے۔ اس کی طرف سے ''ایمنسٹی انٹرنیشنل'' کو بنی ہوئی رپورٹیں ارسال کی جاتی ہیں اور جب یہ رپورٹیں لندن سے شائع ہوتی ہیں تو، پاکستان میں قادیانی لابی انسانی حقوق کے نام پر ان کی بھرپور تشہیر کرتی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ایک بھی سالانہ رپورٹ ایسی نہیں ہے، جس میں پاکستانی قادیانیوں کے انسانی حقوق کی پامالی پر مبنی بے بنیاد، من گھڑت اور شرانگیز واقعات کی داستانوں کا طویل تذکرہ اور پاکستانی حکومت سے احمدیوں کے حقوق کے تحفظ کا مطالبہ شامل نہ ہو۔ اس سے یہ اندازہ کرنا زیادہ مشکل نہیں کہ ان رپورٹوں کا اصل ماخذ مصدر عاصمہ جہانگیر کا قائم کردہ انسانی حقوق کمیشن ہے۔ انسانی حقوق کمیشن اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹوں میں حیران کن حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔

بے نظیر بھٹو دوسری مرتبہ پیپلز پارٹی کی وزیر اعظم بن گئیں تو عاصمہ جہانگیر نے توہین رسالت کے قانون کے خلاف تحریک میں شدت پیدا کرلی۔ بے نظیر سے لڑکپن کے دنوں کے ذاتی مراسم کو اس نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا۔ سلامت مسیح نامی ایک دریدہ دہن کو توہین رسالت کے مقدمے میں جج نے موت کی سزا سنائی تو عاصمہ کی کوشش پر اسے کم عمر کہہ کر بے نظیر حکومت سے ضمانت پر رہائی مل گئی۔ ہائی کورٹ میں جس تیز رفتاری کے ساتھ اپیل کے مراحل طے کئے گئے، ملزموں کو جس طرح بری اور رہا کر کے بیرون ملک روانہ کردیا گیا، اس کے پیچھے بھی عاصمہ جہانگیر کا کردار موجود تھا۔ اس کے بعد ہی عاصمہ جہانگیر کے لئے پاکستان میں مسیحی تنظیموں کے ساتھ اشتراک عمل کا راستہ ہموار ہوا۔ اس کے کہنے پر بعض مسیحی راہنما بھی قانون توہین رسالت کے خلاف تحریک چلانے پر آمادہ ہوگئے۔ بشپ جان جوزف کی خودکشی پر عاصمہ جہانگیر نے پاکستان میں بسنے والی غیر مسلم اقلیتوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اشتعال انگیز بیان دیا: ''۲۹۵-سی اور کتنی جانیں لے گا۔ اقلیتوں کے خلاف اس امتیازی قانون کو ختم کیا جائے۔'' تاہم عاصمہ جہانگیر تمام مسیحی لیڈروں کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب نہ ہوسکی، متعدد مسیحی راہنماؤں نے فادر جوزف کی خودکشی کو مشکوک قرار دیا اور اس سلسلے میں عاصمہ جہانگیر کی

سرگرمیوں کو بیرونی ممالک سے بھاری رقوم وصول کرنے کی کوشش قرار دیا۔ عاصمہ جہانگیر مالی مفادات حاصل کرنے کے لئے فادر جوزف کو ’’شہید‘‘ قرار دینے پر تلی ہوئی تھی۔ اسی سلسلے میں انسانی حقوق کمیشن کے ڈائریکٹر آئی اے رحمن (قادیانی) نے کہا: ’’توہین رسالت سے متعلق قانون ۲۹۵-سی مکمل طور پر غیر اسلامی ہے! صرف جاہل مولوی اس قانون کی حمایت کررہے ہیں، اکثریت توہین رسالت قانون کی حامی نہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح کے نظریات مکمل طور پر سیکولر تھے۔‘‘

عاصمہ جہانگیر کا دعویٰ تھا کہ وہ قادیانی نہیں، تاہم ۲۶؍جون ۱۹۸۶ء کے روزنامہ جنگ کی یہ خبر قادیانیت سے اس کے رشتے اور محبت کی گواہی پیش کرتی ہے: ’’میرے شوہر قادیانی ہیں، وہ ہم سے بہت بہتر ہیں۔ میرے سسرال نماز، روزے کے پابند ہیں۔ اس سلسلے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتی۔‘‘ عاصمہ جہانگیر بالعموم اپنے قادیانی ہونے یا نہ ہونے کے سوال پر طرح دے جاتی تھی، تاہم اپنے شوہر کے قادیانی ہونے کا اعتراف کئی بار کیا، یہی وجہ ہے کہ ساری عمر اسلام ونظریہ پاکستان کے خلاف سرگرم رہی۔ اکھنڈ بھارت کے تصور کی حمایت کے لئے بھارتی یوم آزادی پر واہگہ جاکر شمعیں جلاتی رہی۔ ہزاروں مسلمانوں کے قاتل ہندو انتہا پسند لیڈر بال ٹھاکرے سے ملاقات کے لئے ماتھے پر تلک لگا کر اور اسی بھگوا رنگ کا لباس پہن کر گئی جیسا کہ بال ٹھاکرے نے پہن رکھا تھا۔ اس نے ملاقات میں بال ٹھاکرے کے لہجے میں پاکستانی اداروں کو برا بھلا کہا۔ ممبئی حملوں کے حوالے سے عاصمہ جہانگیر نے پاکستان اور پاکستانی اداروں کے خلاف وہی موقف اپنایا جو بھارت کا تھا۔ ڈھاکا جاکر پاکستان کو توڑنے کے سلسلے میں اپنے والد ملک غلام جیلانی کی ’’خدمات‘‘ کا حسینہ واجد سے ایوارڈ لیا، یہی دن تھے جب بھارت نواز حسینہ واجد پاکستان توڑنے میں رکاوٹ بننے والے جماعت اسلامی کے رہنماؤں کو پھانسیاں دے رہی تھی۔ سپریم کورٹ بار کے صدارتی الیکشن سے قبل بھارتی ہائی کمشنر نے لاہور کے ایک بڑے ہوٹل میں بڑے ڈنر کا اہتمام کرکے وکلاء تحریک میں قائدانہ کردار ادا کرنے والوں کو عاصمہ کے حق میں ووٹ استعمال کرنے کے لئے آمادہ کیا۔ غرضیکہ عاصمہ جہانگیر کی نصف صدی کی سرگرمیوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے ہر دشمن سے اس کو پیار تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے خدا واسطے کا بیر۔ اس کی موت نے بھی اس کا یہ کردار نمایاں رکھا۔ قادیانی خاوند اور عیسائی داماد رکھنے والی عاصمہ جہانگیر کے جنازے میں مردوزن کی مخلوط صفیں کھڑی ہوئیں، جنازہ وحید فاروق مودودی نے پڑھایا، جس کے بارے میں سید مودودی کا کہنا تھا کہ جب انہوں نے اس کے لڑکپن میں خراب کردار کی وجہ سے گھر سے نکالا تو وہ انہیں بدنام کرنے کے لئے ربوہ چلا گیا تھا۔ عاصمہ جہانگیر کی تدفین میں ایک دن کی تاخیر اس لئے ہوئی کہ اس کی بیٹی منیزے جہانگیر اور اس کے غیر ملکی عیسائی داماد ہیری لندن سے وطن پہنچ نہیں سکے تھے۔

(روزنامہ امت کراچی،۲۴،۲۵؍فروری ۲۰۱۸ء)

اجلاس ائمہ وعلماء کرام

کراچی (مولانا محمد اشفاق) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ شاہ فیصل ٹاؤن کراچی کے زیر اہتمام دوسرا دوماہی اجلاس برائے ائمہ مساجد وعلماء کرام اس بار بھی جامع مسجد محمدی شاہ فیصل کالونی نمبر۲ میں جامعہ فاروقیہ کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور صاحب دامت برکاتہم کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز مولانا محمد حارث صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ اجلاس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ علماء کرام نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فرقہ واریت سے بالاتر ہوکر اور تمام تر سیاسی جھمیلوں سے الگ تھلگ رہ کر تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کو خالصتاً دینی فریضہ سمجھ کر سرانجام دے رہی ہے۔ اکابرین نے اس مسئلہ کو ذاتی مسئلہ نہیں بنایا، بلکہ امت کا مسئلہ سمجھ کر تمام طبقات کو اس پر متحد کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی جدوجہد کو سیاسی مقاصد کے لئے کبھی استعمال نہیں کرے گی۔ اجلاس میں جامعہ حمادیہ کراچی کے استاذ الحدیث حضرت مولانا صدیق احمد صاحب، جامعہ فاروقیہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا زر محمد صاحب، جامعہ انوار العلوم ملیر کے مہتمم حضرت مولانا شفیق الرحمن کلکتی صاحب، جامعہ صدیقیہ کے استاذ الحدیث وناظم حضرت مولانا سلطان محمد صاحب، حضرت مولانا محمد بلال صاحب، حضرت مولانا ظاہر اللہ عباسی صاحب، مولانا محمد زکریا صاحب، مولانا محمد سلیم صاحب اور مولانا محمد صفدر صاحب سمیت علاقہ بھر کے ۷۵ علماء کرام و اکابرین نے شرکت کی۔ ختم نبوت سے متعلق علاقائی کام، علماء وعوام سے روابط، ختم نبوت کی دعوت اور فتنہ گوہر شاہی کی سرکوبی کے لئے عزم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کا اختتام حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب کی دعا پر ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا سلطان محمد صاحب نے فرمائی۔ مولانا احسن نسیم صاحب، بھائی ارسلان مبین، بھائی عمیر سمیت دیگر ساتھیوں نے اجلاس کی کامیابی کے لئے خوب محنت کی۔ فجزاھم اللہ خیراً۔ آئندہ کا اجلاس یکم مئی ۲۰۱۸ء کو جامع مسجد تاج سینٹر میں ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز!

تبلیغی ودعوتی اسفار

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مخدوم پور میں خطبہ جمعہ:

جامع مسجد زکریا مخدوم پور کے بانی مولانا سیّد محمد امین شاہ تلمیذ حضرت مدنیؒ اور حضرت مولانا سیّد خورشید احمد شاہ کے خلیفہ مجاز تھے، احراری مزاج رکھتے تھے، لیکن مجلس کے ساتھ بہت محبت فرماتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا سیّد معاویہ امجد نے آپ کی مسند کو سنبھالا اور خوب سنبھالا۔ موصوف بھی مجلس کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اور ان کے حکم پر سال میں ایک جمعہ مخدوم پور میں حاضری ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱۶؍مارچ کا خطبہ جمعہ راقم نے جامع مسجد زکریا میں دیا۔

جامعہ عبداللہ ابن مسعود خان پور:

حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستیؒ نبیرہ حضرت درخواستیؒ نے جامعہ عبداللہ ابن مسعود کی بنیاد رکھی۔ مولانا کے بعد ان کے چھوٹے بھائی مولانا مفتی حبیب الرحمن درخواستی جامعہ کے مہتمم ہیں۔ جامعہ میں ہر سال تین روزہ اجتماع ہوتا ہے اور بھرپور ہوتا ہے جس میں اہل حق کی تمام جماعتوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ امسال ۱۶ تا ۱۸؍مارچ کو سالانہ اجتماع اور ختم بخاری کی تقریب منعقد ہوئی، جس میں خطباء ومقررین کا جم غفیر تھا۔ راقم نے ۱۸؍مارچ ظہر کی نماز کے بعد مختصر خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس مکی مسجد رحیم یارخان:

مکی مسجد رحیم یارخان کے بانی مجاہد ملت حضرت مولانا غلام ربانیؒ تھے جو جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر اور صوبائی نائب امیر رہے۔ راقم جب ۱۹۷۶ء میں رحیم یارخان مبلغ بن کر گیا، تو پانچ چھ سال حضرت والا کی سرپرستی میں دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دینے کی توفیق نصیب ہوئی۔ حضرت والا کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا عبدالروف ربانی زیدمجدہ، مکی مسجد کے خطیب اور اس سے ملحقہ مدرسہ حنفیہ کے مہتمم مقرر ہوئے۔ موصوف بندہ کے باب العلوم کہروڑپکا کے ساتھیوں میں سے ہیں بہت ہی باصلاحیت انسان ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر ہیں۔ آپ کی سرپرستی اور مقامی امیر مولانا قاضی شفیق الرحمن کی صدارت میں ۱۸؍مارچ کو مغرب کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مرکزی نائب امیر حضرت اقدس مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ بندہ کو بھی کچھ معروضات عرض کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا مفتی محمد ارشد مدنی نے انجام دیے۔ آل پاکستان چناب نگر ختم نبوت کورس کی تشہیر کے لئے راقم نے کئی ایک دینی مدارس کا دورہ کیا مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے:

مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو:

جامعہ ہذا کی بنیاد عالم ربانی مولانا مفتی عبدالجلیل مدظلہ نے رکھی۔ مدرسہ نے چند سالوں میں جامعہ کی شکل اختیار کرلی اس وقت مدرسہ میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ مولانا خود ضعف وعوارض کی وجہ سے اب مدرسہ کا نظم اپنے فرزند ارجمند مولانا محمد اشفاق کے سپرد فرماچکے ہیں۔ ۲۱؍مارچ کو ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد سلمہ نے مہتمم جامعہ سے وقت کی استدعا کی۔ مہتمم صاحب نے اجازت مرحمت فرمائی، تو ظہر کی نماز کے بعد راقم نے جامعہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب کرتے ہوئے ان کا فرض منصبی یاددلایا اور چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

مدرسہ کاشف العلوم میں خطاب:

مولانا محمد ساجد سلمہ کی رفاقت میں اسی روز عصر کی نماز کے بعد مدرسہ کاشف العلوم میں راقم نے خطاب کیا۔ مدرسہ کاشف العلوم کی بنیاد چند سال قبل رکھی گئی۔ مدرسہ ترقی کی منازل طے کررہا ہے۔

جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید:

رات کا قیام جامعہ ہذا میں رہا۔ جامعہ ہذا تقریباً نصف صدی سے زائد علاقہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ جامعہ کے بانی ہمارے استاذ جی حضرت حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ اور ان کے استاذ حضرت مولانا عبدالخالقؒ بانی دارالعلوم کبیروالا کے چہیتے شاگردوں میں سے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی مدظلہ نام ہے پورے ضلع مظفرگڑھ کے علماء کرام میں سے ان کا نام بہت ادب واحترام سے لیا جاتا ہے۔ بنین وبنات کے مدارس انتہائی کامیابی سے چل رہے ہیں، آج کل مدرسہ کا نظم آپ کے فرزند ارجمند مولانا سعید اللہ کے ہاتھوں میں ہے اور مولانا سعید اللہ بھی استاذ جی کے لاڈلے شاگردوں میں سے ہیں۔ ۲۲؍مارچ صبح کی نماز کے بعد راقم نے چناب نگر کورس کی اہمیت وضرورت پر خطاب کیا۔ کئی ایک طلبا کرام نے کورس میں شرکت کے لئے نام لکھوائے۔ مولانا کے ایک اور فرزند مولانا مفتی زبیر احمد سے ملاقات ہوئی۔

مدرسہ اشرف المدارس لیہ:

ضلع لیہ کی معروف دینی درسگاہ ہے، جس کے بانی عارف باللہ مولانا گل محمدؒ تھے۔ موصوف ان لوگوں میں سے تھے، جن کے متعلق حدیث پاک میں آتا ہے: ’’جب ان پر نظر پڑے تو اللہ یاد آجائے‘‘۔ موصوف مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ کے

خلفاء میں سے تھے، تھل کے علاقہ میں اس وقت مدرسہ قائم کیا، جب اس کے اردگرد ریت کے ٹیلے تھے۔ آج الحمدللہ! دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔ موصوف کے فرزند ارجمند مولانا عبدالرحمن جامی اس کے مہتمم ہیں اور جامعہ خیر المدارس ملتان کے فاضل اور ہمارے جلالین شریف والے سال کے ساتھی ہیں، بہت ہی بااخلاق اور ملنسار انسان ہیں۔ ۲۲؍مارچ کو ۱۱ بجے آدھ پون گھنٹہ طلبا اور اساتذہ سے بیان ہوا۔ اسی روز بعد نماز مغرب جامع مسجد کرنال لیہ میں راقم کا درس ہوا۔ جامع مسجد کرنال لیہ کے متولی اور مدرسہ کے مہتمم ہمارے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ کے خلیفہ مجاز ماسٹر محمد شفیق مدظلہ اسکول ٹیچر ہیں۔ خود اور ان کی اولاد و احباب مہمانان گرامی کی خدمت کے لئے ہمہ تن گوش متوجہ رہتے ہیں رات کا قیام بھی راقم کا ''مسجد کرنال'' میں رہا۔

خطبہ جمعہ:

۲۳؍مارچ کا خطبہ جمعہ راقم نے جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی میں دیا۔ مسجد کے خطیب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبدالشکور گرواں ہیں، بہت ہی باہمت عالم دین ہیں، جب کہ امیر بزرگ عالم دین مولانا محمد حسین ہیں۔

جامعہ فاروقیہ شجاع آباد:

شجاع آباد کی معروف اور عظیم دینی درسگاہ ہے جس کے بانی عالم ربانی مولانا رشید احمدؒ تھے، جو بہت ہی باہمت عالم دین تھے، انتہائی عسر کے ساتھ وقت گزارا جمعیت علماء اسلام کے فدائی و شیدائی تھے۔ ایک ٹوٹی پھوٹی سائیکل ان کے پاس ہوتی تھی۔ بازار میں اکثر اسے لئے پھرتے تھے۔ اللہ پاک نے انہیں تین فرزند ارجمند عطا فرمائے۔ تینوں علماء کرام ہیں، بڑے بیٹے مولانا ارشد ہانگ کانگ کے مفتی اعظم ہیں، دوسرے نمبر پر مولانا زبیر احمد صدیقی ہیں جو جامعہ فاروقیہ کے مؤسس، شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر ہیں بنین و بنات کے مدارس کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ ۲۳؍مارچ بعد نماز مغرب جامعہ میں ختم بخاری کی تقریب تھی، جس سے میرے شیخ حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ مدظلہ اور سلسلہ نقشبندیہ کے معروف شیخ طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ اگلے دن صبح کی نماز حضرت مفتی صاحب نے ہماری مسجد جامع مسجد سیدنا علی المرتضیٰ، صدیق آباد میں پڑھائی اور کئی ایک حضرات نے حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر توبہ کی۔ جامعہ حبیب المدارس پاکی والی علی پور کے استاذ الحدیث مولانا ذوالفقار احمد، مولانا عزیز اللہ آپ کے ساتھ تھے۔

جامعہ عمر بن خطابؓ میں خطاب:

جامعہ عمر بن خطاب نیو ملتان میں معروف تبلیغی بزرگ مولانا کریم بخش مدظلہ نے قائم کیا ہے جو ہمارے ملتان کے مرکزی اداروں میں سے ایک مدرسہ ہے، جہاں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ مولانا سیف الرحمن ناظم ہیں۔ راقم نے ۲۴؍مارچ کو عصر کے بعد طلبا و اساتذہ جامعہ سے خطاب کیا اور کئی ایک طلبا نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ نام لکھوائے۔

ختم نبوت کانفرنس لیہ:

لیہ مجلس کے زیر اہتمام شہزاد کالونی کی جامع مسجد محمودیہ میں ۲۵؍مارچ کو ظہر سے عصر تک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں معروف عالم دین اور شیخ طریقت مولانا عبدالقادر ڈیروی حفظہ اللہ اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ صدارت مقامی امیر مولانا محمد حسین نے کی، جبکہ مہمان خصوصی اشرف المدارس کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن جامی تھے۔ یہ کانفرنس ظہر سے عصر تک جاری رہی۔ جناب اللہ نواز سرگانی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ انتظام مولانا قاری عبدالشکور اور قاری محمد رمضان نے کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ضلع مبلغ مولانا محمد ساجد نے سرانجام دیئے۔

دارالعلوم کبیر والا:

ہمارے استاذ الاستاذ حضرت مولانا عبدالخالقؒ فاضل دارالعلوم دیوبند نے دارالعلوم کبیر والا کی بنیاد رکھی۔ استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ ایک عرصہ تک اسی دارالعلوم میں استاذ رہے۔ حضرت مولانا عبدالخالقؒ کے بعد یکے بعد دیگرے حضرت مولانا منظور الحق، حضرت مولانا علی محمدؒ، حضرت مولانا مفتی محمد انورؒ، حضرت مولانا عبدالقادرؒ اس کے مہتمم رہے۔ آج کل حضرت مولانا ارشاد احمد مدظلہ جامعہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں بارہ، تیرہ سو طلبا زیر تعلیم ہیں۔ حضرت مولانا مفتی حامد حسن مدظلہ ناظم اعلیٰ ہیں۔ راقم الحروف نے ۲۶؍مارچ گیارہ سے ساڑھے گیارہ تک آدھا گھنٹہ طلبا و اساتذہ سے بیان کیا اور انہیں ان کے اساتذہ کرام اور مشائخ عظام کی ختم نبوت کے حوالہ سے خدمات پر روشنی ڈالی اور چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی دو درجن سے زائد طلبا نے شرکت کا وعدہ کیا۔

معہد الفقیر جھنگ:

معروف نقشبندی بزرگ حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ اس کے بانی ہیں۔ مدرسہ وسیع و عریض رقبہ رکھتا ہے۔ شاندار مسجد پیر صاحب کے فن تعمیر کا منہ بولتا ثبوت ہے اور طلبا کے لباس اور وضع قطع سے نقشبندیت چھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ سینکڑوں طلبا زیور تعلیم و تربیت سے آراستہ و پیراستہ ہوتے نظر آتے ہیں۔ معہد کے شیخ الحدیث اور ناظم اعلیٰ مولانا حبیب اللہ نقشبندی مدظلہ ہیں۔ ہمارے مبلغ مولانا غلام حسین نے آپ سے رابطہ قائم کر کے ظہر کی نماز کے بعد کا وقت مقرر فرمایا۔ چنانچہ مولانا غلام حسین، مولانا غلام سرور کی معیت میں معہد حاضری ہوئی اور ظہر کی نماز کے بعد طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں بھی

طلبا کا وعدہ حوصلہ افزا رہا، دو درجن سے زائد طلبا نے نام لکھوائے۔ مذکورہ بالا حضرات کو جھنگ صدر اور سٹی چھوڑا اور راقم ساہیوال کے لئے روانہ ہوا۔

جامعہ حقانیہ ساہیوال:

ساہیوال سرگودھا کی تحصیل ہے۔ حضرت تھانویؒ کے معروف خلیفہ مولانا عبدالکریم گمتھلویؒ نے تقسیم کے بعد اسے اپنا مستقر اور ہیڈ کوارٹر بنایا۔ آپ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی سیّد عبدالشکور ترمذیؒ نے یہاں ۱۹۵۵ء میں جامعہ حقانیہ کے نام سے مدرسہ بنایا۔ مولانا سیّد عبدالشکور ترمذیؒ فاضل دیوبند اور حضرت مدنیؒ کے تلمیذ رشید تھے۔ ایک عرصہ تک یہاں آپ نے تصنیف و تالیف، درس و تدریس اور دعوت و تبلیغ کے ذریعہ علاقہ کی دینی خدمات سرانجام دیں۔ معروف شیخ مولانا خواجہ قمرالدین سیالوی آپ کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے، جب ساہیوال تشریف لاتے نماز اور جمعہ مفتی صاحبؒ کے پیچھے ادا فرماتے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی مدظلہ تعلیم و تزکیہ میں آپ کے جانشین قرار پائے، بہت اچھا فقہی ذوق رکھتے ہیں آپ کے جامعہ میں تخصص فی الفقہ کی کلاس کو اہمیت حاصل ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد جامعہ سے ملحقہ جامع مسجد عثمانیہ میں راقم کا ”اوصاف نبوت“ پر تفصیلی بیان ہوا، تخصص کے طلبا کو کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

جامعہ سعدیہ للبنات:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جوہرآباد کے امیر مولانا مفتی محمد زاہد مدظلہ ہیں، ساہیوال سے چل کر جوہرآباد ان کے جامعہ میں حاضری دی۔ جامعہ سعدیہ میں بنات دینین کے شعبے انتہائی مراحل طے کر رہے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد تلاوت و نعت کے بعد راقم کا بیان ہوا۔

زمان کالونی میں حی علی الفلاح کانفرنس:

یہ کانفرنس جمعیت اہلحدیث کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ مجلس کی نمائندگی سرگودھا مجلس کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی اور راقم نے کی۔ منتظمہ میں ضلعی مبلغ مولانا محمد نعیم نے فعال کردار ادا کیا۔☆☆

چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس، ضلع کرک........رپورٹ: سیف الاسلام

۳/ مارچ ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ دوپہر ۱ بجے بمقام تنگوڑی سر چوک ضلع کرک میں ایک عظیم الشان چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے لئے تیاری مجلس کی ضلعی جماعت نے تقریباً ایک مہینے قبل شروع کی تھی جس کی کامیابی کے لئے ذمہ داروں نے ضلع کے مختلف اطراف کے دورے کئے۔ جس میں تحصیل بانڈہ داؤد شاہ کا دورہ مولانا کرامت اللہ، تحصیل تخت نصرتی کی ہر یونین کا دورہ مولانا علی عثمانی فریدی اور مولانا عبدالرزاق نے کیا، جبکہ پرنٹ اور سوشل میڈیا پر تشہیر کا کام فقیر نے سرانجام دیا۔ حسب سابق امسال بھی کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں عاشقان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے، جس میں خصوصی طور پر جانشین حضرت اقدس خواجہ خواجگان خان محمدؒ حضرت خواجہ عزیز احمد مدظلہ نائب مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت پیر طریقت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ نائب امیر مرکزیہ، حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صوبائی امیر مجلس، مرکزی مبلغ مقرر شعلہ بیان مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال بھی شریک ہوئے، جبکہ مقامی علماء اور مشران مولانا حافظ ابن امین ضلعی امیر جے یو آئی کرک، جنرل سیکریٹری جے یو آئی مولانا ظہور احمد، مولانا قاری جہانزیب، پیر طریقت مولانا صاحب نور، قاری عمر صدیق اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ جاوید اقبال خٹک اور تاجر برادری کے راہنما حاجی سلطان اعظم نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت حافظ القاری عبدالرزاق مروت نے حاصل کی، جبکہ نعت شریف حافظ واصف اور جناب جاوید انور نے پیش کی، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض حافظ جاوید نے نبھائے، مولانا عابد کمال نے مختصر الفاظ میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت بیان کی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے تقریباً ایک گھنٹہ تک پُرجوش انداز میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کے موضوع پر بیان فرمایا اور سارے مجمع سے وعدہ لیا کہ ناموس رسالت کے لئے ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیر طریقت حافظ ناصرالدین خاکوانی نے ختم نبوت کے مسئلے پر علمی انداز میں خطاب کیا۔ آخری بیان سے پہلے حافظ واصف نے نعت کے ذریعے مجمع کو بیدار کیا۔ آخری بیان صوبائی امیر مجلس مفکر ختم نبوت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کا ہوا جنہوں نے تفصیلاً بیان فرما کر حکومت کی قادیانیت نواز پالیسیوں پر شدید تنقید کی اور درجہ ذیل مطالبے پیش کئے:

۱:... تمام اہم عہدوں سے عموماً اور وزیراعظم کا پرسنل سیکریٹری خصوصاً جو قادیانی ہے کو فی الفور برطرف کیا جائے۔ ۲:... اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق مرتد کی سزا فی الفور نافذ کی جائے۔ ۳:... قانون تحفظ ناموس رسالت میں کسی قسم کی چھیڑ خانی سے گریز کیا جائے۔ ۴:... الیکٹرونک میڈیا پر چلنے والی قادیانی ارتدادی مہم کو فی الفور بند کیا جائے جیسے **MTV** وغیرہ۔

کانفرنس کا اختتام حضرت اقدس مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی دعا سے ہوا۔ آپ نے دعا سے قبل ایک دو باتیں ارشاد فرمائیں کہ: ختم نبوت کے حلف نامہ سے متعلق تنازعہ کا حل دو مقامات سے تھا: (۱) پارلیمنٹ، (۲) عدالت۔

ہمارے بڑوں نے انہی دو مقامات سے بحال کروایا، ہماری جدوجہد قانون کے دائرے میں ہے اور ہم قانون کو کبھی بھی ہاتھ میں نہیں لینا چاہتے۔ دوسری بات یہ کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ ختم نبوت سے متعلق مطالبات منوانے کے لئے ہم غیر قانونی طریقہ کار کا انتخاب نہیں کرتے جس طرح کچھ مہینے پہلے ایک گروہ نے کیا تھا۔

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

کی قائم کردہ تعلیمی و اصلاحی درسگاہ دارالعلوم سفینۃ العلوم میں

دورۂ تفسیر قرآن کریم و ردِ فرقِ باطلہ

بطرز: حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

خصوصیات

★ قرآن کریم سمجھنے کیلئے ضروری قواعد و ضوابط ★ قرآن کریم کے بنیادی اصول
★ ہر سورۃ کا موضوع و خلاصہ، ہر رکوع کا خلاصہ اور اس کا ماخذ
★ شانِ نزول، ربط بین الآیات، مشکلاتِ قرآن ★ سیاستِ انبیاء
★ خلافت اسلامیہ کی حقیقت، فرقِ باطلہ کی تردید اور علماءِ حق کے مسلکِ اعتدال پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مدرّسین کیلئے خصوصی نشست

جس میں صرف و نحو و دیگر فنون کی تدریس کا انداز سکھایا جائیگا۔

اس سعادتِ عظمیٰ میں اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی شرکت کر سکتے ہیں۔

نوٹ: طالبات اور خواتین کیلئے بھی دورۂ تفسیر میں شرکت کا انتظام کیا گیا ہے۔

مفسرِ قرآن

حضرت درخواستی کے تلمیذ خاص، علمی و فکری جانشین

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان

۶ شعبان المعظم تا ۱۵ رمضان المبارک

23 اپریل تا 31 مئی 2018ء

دورۂ تفسیر قرآن کریم انٹرنیٹ پر براہ راست سنا جا سکتا ہے

www.ShaheedeIslam.com
info@ShaheedeIslam.com

(دامت برکاتہم) مولانا محمد طیب لدھیانوی

داخلہ کے خواہشمند حضرات 3 عدد تصاویر، سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لائیں

بمقام

دارالعلوم سفینۃ العلوم و جامع مسجد خاتم النبیین

گلشن یوسف، پوسٹ آفس سوسائٹی سیکٹر A/13 اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی فون
0321-9275680
0321-9264592
021-34647711

www.ShaheedeIslam.com info@ShaheedeIslam.com

فداک امی و ابی

لا نبی بعدی

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

37 واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

زیر سرپرستی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر

عبدالرزاق اسکندر صاحب

دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ

21 اپریل 2018 تا 12 مئی 2018

بمطابق

۴ شعبان ۱۴۳۹ تا ۲۵ شعبان ۱۴۳۹

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمن ثانی 0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670